Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 54

شمارہ 34

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20پونڈیا40ڈالر
امریکن۔بذریعہ
بحری ڈاک 10پونڈ
یا20ڈالرامریکن

17رجب1426ہجری 23ظہور1384ہش 23اگست2005ء

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 20 اگست (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔الحمد للہ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم ایدلمامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ

نظام وصیت کا نظام خلافت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔جس طرح نظام وصیت میں شامل ہو کر انسان تقویٰ کے اعلیٰ معیار اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے اسی طرح خلافت احمدیہ کی اطاعت کا جوآ گردن پر رکھنے سے اس کی روحانی زندگی کی بقا ممکن ہے۔

میرا تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں، آپ کی خواہشات کے تابع آگے بڑھیں اور مالی قربانی کے اس نظام میں شامل ہو جائیں۔

(امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام تمام دنیا کے احمدیوں کے نام)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

لندن
21-07-05

ھُوَالنَّاصِر

پیارے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر۔ اَلسّلام عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

الحمد للہ کہ الفضل انٹرنیشنل الوصیت نمبر شائع کر رہی ہے۔اللہ کرے کہ اس کے ذریعے سے جماعت کے ہر فرد کو نظام وصیت کی اہمیت اور برکات کا علم ہو جائے اور ان کے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا ہوں۔سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت قائم ہو جو صرف دنیا پر ہی نہ ٹوٹی پڑے بلکہ اس کو آخرت کی بھی فکر ہو کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔اس لیے ایسے اعمال بجالائے جائیں جو خاتمہ بالخیر کی طرف لے جانے والے ہوں۔آپؑ نے اپنی ساری زندگی اس اہم کام میں صرف کی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے مخلصین کی ایک جماعت تیار کی۔دسمبر 1905ء میں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بار بار یہ خبر دی کہ قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ اور آپ کو ایک قبر دکھلائی گئی جو چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی اور بتایا گیا کہ یہ آپ کی قبر ہے، نیز آپ کو ایک اور جگہ دکھلائی گئی جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا تو الٰہی اشاروں پر آپ کے ذہن میں ایک ایسے قبرستان کی تجویز آئی جو جماعت کے ایسے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور جنہوں نے دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لیے ہو گئے اور نیکیوں پر قدم مارنے والے بن گئے اور ایسی پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔چنانچہ آپ نے فرمایا کہ:۔

''تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔''

اس طرح آپ نے مالی قربانی کا ایک ایسا اہم نظام جاری فرمایا جو آپ کے ماننے والوں کے لیے تزکیہ نفس کا بھی ذریعہ ہو۔اس سے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت بھی ہو اور حقوق العباد کے سامان بھی ہوں۔جیسا کہ آپ نے فرمایا:

باقی صفحہ نمبر 2پر ملاحظہ فرمائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن تمام اخلاق فاضلہ کے جامع ہیں جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے

حسنِ خُلق کے یہی معیار ہیں جو ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹؍اگست ۲۰۰۵ء بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. (آل عمران آیت ۱۶۵)

ترجمہ:۔ یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے ان کے اندر انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

پھر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر لوگوں کو کلام الٰہی اور اس کی حکمت کی باتیں سکھلائیں اور اپنی زندگی میں خود ان باتوں پر عمل

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک احمقانہ قدم

((2))

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ حال ہی میں حکومت پاکستان نے پھر دوبارہ نہ صرف احمدیہ اخبارات و رسائل کو بند کر دیا ہے بلکہ احمدیہ پریس کو بھی سیل کر دیا ہے الزام یہ تھا کہ پاکستانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے احمدیہ اخبارات کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' شائع کرتے ہیں اپنے رسائل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور قرآنی آیتیں لکھتے ہیں اور چونکہ فرعون زمانہ ضیاء الحق نے سرکاری ملاؤں کے دباؤ میں آکر یہ قانون پاس کر دیا تھا کہ احمدی چونکہ غیر مسلم ہیں اور پاکستانی قانون کے تحت کوئی غیر مسلم اسلامی اصطلاحات کا استعمال نہیں کرسکتا کیونکہ ان اصطلاحات پر پاکستان کی حکومت اور سرکاری ملاؤں کو مالکانہ حقوق حاصل ہیں اور اگر کوئی غیر مسلم اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرتا ہے تو اس سے پاکستان کے سرکاری ملاؤں اور سرکاری[1] مسلمانوں کے دل کو ٹھیس پہنچتی ہے اور اس سے ان کو اشتعال آسکتا ہے جس سے وہ احمدیوں پر حملے بھی کرسکتے ہیں۔

جہاں تک احمدیوں پر حملے کا سوال ہے تو یہ حملے اس آرڈیننس سے قبل بھی 1953ء سے پاکستان میں جاری ہیں جن میں بتدریج شدت آتی گئی ہے اور پھر ضیاء الحق کے دور میں تو احمدیوں کے بنیادی حقوق چھیننے کی انتہا ہوگئی تھی جسے آج تک احمدی نہایت صبر اور حوصلے سے برداشت کرتے چلے آرہے ہیں ان کی دکانیں لوٹی گئیں مکانات کے اسباب لوٹ لئے گئے انہیں نذر آتش کر دیا گیا مار پیٹ کی گئی قتل و غارت کی گئی۔ بچوں کو سکولوں کالجوں سے نکال دیا گیا بڑوں کو نوکریوں سے بے دخل کر دیا گیا۔ ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کو قتل کرنے کی مہم چلائی گئی گھروں کا امن چین لوٹ لیا گیا بازاروں سے سودا سلف لینے پر پابندیاں لگائی گئیں۔ معاشرے کو بائیکاٹ کرنے کیلئے کہا گیا۔ قبرستانوں سے لاشوں کو اکھیڑا گیا مسجدوں کے لاؤڈ سپیکروں سے دل آزار گالیاں نکال کر بدمعاشوں کو اُکسایا گیا کہ وہ احمدیوں پر جیسا چاہے ظلم کریں پاکستان کے باقی شہروں میں جہاں احمدی اکثر جگہوں پر نہایت قلیل تعداد میں ہیں کیا ہوتا ہوگا قارئین اس کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ ربوہ جہاں احمدیوں کی 95 فیصد آبادی ہے اور ۵ فیصد غیر احمدی ہیں وہاں پر بھی غیر احمدی مساجد سے احمدیوں کے جان و مال سے محبوب امام سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دل آزار گالیاں نکال کر احمدیوں کے سینے چھلنی کئے گئے۔ ربوہ میں ہر سال مخالفین احمدیت کو تو اجازت ہے کہ وہ اپنی ختم نبوت کانفرنس منعقد کرکے جتنی چاہے گالیاں نکالیں لیکن احمدی جو وہاں 95 فیصد کی تعداد میں ہیں ان کو اپنا سالانہ اجلاس منعقد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ 1995ء میں پاکستان کے ایک غیر جانبدار اخبار نے 1994ء کی ختم نبوت کانفرنس ربوہ کے حوالہ سے لکھا۔

Khatme Nabuwat Conference was held in Rabwah at which most provocative and inflammatory language was used against ahmadiyyat its founder and the successors though ahmadiyya constitute 95% of Rabwahs population they are not allowed to held any public meeting there.

(Politics and business March 27, 1995 page 4)

ترجمہ:- ربوہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں احمدیت اس کے بانی اور خلفاء کے متعلق نہایت اشتعال انگیز اور دل کو ٹھیس پہنچانے والی زبان استعمال کی گئی۔

اگر چہ احمدیوں کی آبادی ربوہ میں 95فیصد ہے پھر بھی ان کو اپنے اجلاسات منعقد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

حالت یہ ہے کہ احمدیوں کے مخالف جو چاہے لکھیں جو چاہے بولیں جیسا چاہے اشتعال انگیز لٹریچر احمدیوں کے خلاف شائع کریں گلی گلی نکڑ نکڑ جلسے کرکے احمدیوں کو گالیاں نکالیں اور ان کو تباہ و برباد کر دینے پر اپنے لوگوں کو اکسائیں ان کو اس بات کی کھلی اجازت ہے لیکن احمدیوں کو نہ تو اپنا لٹریچر شائع کرنے کی اجازت ہے اور نہ وہ جلسے و اجلاسات کرکے اپنا موقف واضح کرسکتے ہیں نہ وہ اخبارات میں اپنے خلاف شائع کئے گئے مضامین اور خبروں کی تردید کرسکتے ہیں۔

دوسری طرف احمدیوں کا اشتعال پھیلانا کیا ہے وہ بھی دل تھام کر پڑھئے اور حیرت زدہ کانوں سے سنئے۔

☆- احمدی کلمہ طیبہ نہ بولیں نہ لکھیں اس سے اشتعال انگیزی پیدا ہوسکتی ہے۔

☆- احمدی اذان نہ دیں اس سے اشتعال انگیزی ہوسکتی ہے۔

☆- احمدی اپنے متعلق پھیلائے گئے غلط پروپیگنڈہ کی تردید نہ کریں اس سے فتنہ پیدا ہوسکتا ہے۔

☆- احمدی اسلامی اصطلاحات کا استعمال نہ کریں اس سے سرکاری مسلمان کے نازک جذبات کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔

☆- احمدی السلام علیکم کہیں تو ان کا دل سلامتی کی اس دُعا سے ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے

☆- احمدی خود کو کسی بھی طرح مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش نہ کریں اس کے نتیجہ میں سرکاری مسلمانوں کے دلوں میں نفرت پھیل سکتی ہے۔

☆- احمدی کسی طرح کی کوئی قولی و فعلی خوشی نہ منائیں (جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی 1989ء کے موقع پر حکومت نے جبراً احمدیوں کو مٹھائی تقسیم کرنے، اچھے کپڑے پہننے اور خوشیاں منانے سے روک دیا تھا۔)

چنانچہ بعض جگہوں پر احمدیوں نے جذبات میں آکر ایسی ''اشتعال انگیزی'' پھیلائی تو پھر:-

☆- سینکڑوں احمدیوں کو کلمہ کیسز میں قید کر دیا گیا پاکستان میں اُن دنوں ایسے کیسوں کا نام ہی کلمہ کیس پڑ گیا تھا یعنی وہ حکومت جو اسلام کے نام پر بنائی گئی تھی اس میں کلمہ پڑھنے اور لکھنے پر لوگوں پر مقدمات درج ہو رہے تھے۔

☆- اذان دینے پر پاکستانی عدالتوں میں احمدیوں کے خلاف کیس بنائے گئے باقاعدہ جج صاحبان نے قانون پاکستان کے تحت اس کی شنوائی کی۔

☆- خود کو مسلمان ظاہر کرنے کی پاداش میں سینکڑوں مقدمات پاکستانی عدالتوں میں موجود ہیں۔

☆- صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقع پر چراغاں کرنے، اچھے کپڑے پہننے اور مٹھائیاں تقسیم کرنے پر کئی احمدیوں پر مقدمات بنائے گئے اور پاکستان کے ججوں نے قانون پاکستان کے تحت اس کے فیصلے کئے۔

دل تھام کر پڑھئے کہ ان مقدموں پر فیصلے ہو کر احمدیہ مساجد پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ کو روغن پھیر کر مٹا دیا گیا۔ میٹل کے ذریعہ لکھے کلمہ کو ہتھوڑوں اور چھینیوں سے توڑ کر نیچے گرا دیا گیا۔ بعض جگہوں پر بعض پولیس اہلکاروں نے جن کا ضمیر کسی حد تک زندہ تھا اپنے ہاتھ سے جب کلمہ پر روغن پھیرنے یا توڑنے سے انکار کیا تو صفائی کرنے والے عیسائیوں کو بلا کر اُن سے 'خدمت اسلام' کا یہ 'عظیم الشان' کام کروایا گیا۔ اس بات پر افسوس کریں اظہار حیرت کریں کیسے جذبات سے ان کاموں کو یاد کریں جو پاکستان کی سیاہ تاریخ کا حصہ تو بن چکے ہیں لیکن ہمیں اب بھی جبکہ ایسے واقعات منظر عام پر آچکے ہیں لکھتے وقت محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان سے باہر کی مہذب دنیا کیا ہماری اس بات کو تسلیم کرے گی یا عقل کے خلاف قرار دے کر اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دے گی۔ لیکن یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ پاکستان میں ایسا ہو رہا ہے۔

دنیا کے نقشہ پر جس قدر ممالک ہیں چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے امیر ہوں یا غریب مہذب ہوں یا نئی تہذیب سے کوسوں دور کسی ایک ملک میں بھی ایسا نہیں ہے کہ اکثریتی فرقہ نے مذہب کے نام پر اقلیتی فرقہ کے خلاف باقاعدہ قانون سازی کرکے اُسے اُس کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا ہو جنگل کا یہ قانون صرف اور صرف پاکستان میں ہی چل رہا ہے کہ طاقت ور کمزور کو دباتا چلا جا رہا ہے اور کمزور کا وہاں پرسان حال کوئی نہیں ہوتا گویا جنگل کی قانون سازی یہی ہے کہ کمزور طاقت ور کا نوالہ بن جائے۔

عجیب ملک ہے پاکستان اور عجیب ہے اس کا قانون اور عجیب در عجیب ہیں اس کے فیصلے انصاف پسند دنیا حیران ہے کہ ایک جج جو احمدیوں کے خلاف مذہبی عقیدہ رکھتا ہے وہی جج کی کرسی پر بیٹھ کر احمدیوں کے خلاف فیصلہ دے رہا ہے اور اس کو کہا جا رہا ہے کہ یہ عدالت عالیہ کا فیصلہ ہے جب ایک جج خود ہی مخالف ہے اور مخالفانہ جذبات اس پر حاوی ہیں اور عقائد کے اعتبار سے احمدیوں کا بدترین دُشمن ہے جب وہ احمدیوں کے خلاف فیصلہ کرے گا تو آپ خود ہی سوچ لیجئے کہ اس کا کیا فیصلہ ہوگا۔ اور کیا وہ فیصلہ انصاف پر مبنی ہوگا اور کیا اس کے متعلق کہنا جائز ہوگا کہ یہ عدالت عالیہ کا فیصلہ ہے۔ سوچئے! ذرا غور کیجئے!!! اگر انصاف کی کچھ بھی رمق اس ملک میں باقی ہو تو ایسے فیصلے تو پھر ایسے جج صاحبان کے ذریعہ ہونے چاہئیں جو اس فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے ہوں بلکہ وہ غیر مسلم ہوں خواہ ہندو ہوں عیسائی ہوں یا دیگر مذاہب سے تعلق رکھتے ہوں۔

ایک بات اور یہاں پر قابل غور ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید ایک الٰہی قانون ہے اور یونیورسل کتاب ہے۔ اور الٰہی قانون جو کچھ اس دنیا میں جاری و ساری ہے قرآن مجید بس اس کی ایک تھیوری ہے جس کی عملی شکل مکمل طور پر نیچر میں پائی جاتی ہے۔ اب نیچر کا قانون یہ ہے کہ کائنات کی بنیادی چیزوں پر کسی انسان کے مالکانہ حقوق نہیں ہیں یہ سورج یہ چاند یہ ہوا یہ روشنی یہ بادل اور بارش اللہ نے سب کیلئے مساوی پیدا کئے ہیں تو ہر ایک چاہے وہ خدا کا منکر ہی کیوں نہ ہو ان سب نعمتوں سے برابر کا حصہ پاتا ہے بلکہ ایک دہریہ اپنی محنت سے ایک مذہبی آدمی کی نسبت بہت زیادہ حاصل کرسکتا ہے پھر جب قانون نیچر وہی ہے تو پھر یہ بھی قانون نیچر ہے کہ:

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں''

قانون نیچر کے اس اظہار سے کسی کو روکا نہیں جاسکتا بلکہ ایک دہریہ بے شک اس کلمہ سے خوش نہ ہو لیکن ایک مذہبی آدمی ہر اس شخص سے چاہے وہ دہریہ ہی کیوں نہ ہو یہ کلمہ بولنے پر کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ضرور خوش ہوگا کیونکہ یہ نیچر کی ایک ایسی حقیقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ اب اس کو بے وقوفی کہیں کم عقلی کہیں دماغ کی کمزوری کہیں پاگل پن کہیں کہ حکومت پاکستان اور وہاں کے سرکاری مسلمان اس قانون نیچر کو اپنے مالکانہ حقوق سمجھتے ہیں اس مضمون کو مزید طول نہ دینے کی خاطر ہم نے بس یہ ایک مثال اپنے محترم قارئین کی خدمت میں پیش کی ہے اس سے ہی وہ حکومت پاکستان کے عقل کے دیوالیہ پن کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اس موقع پر ایک بات اور ہم عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ قانون اگر چہ یہ بنایا گیا ہے کہ کوئی بھی غیر مسلم اسلامی اصطلاحات کا استعمال نہیں کرسکتا اور اس پر پاکستان کے ''فاضل و عاقل جج صاحبان'' نے فیصلے بھی دئے

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

[1] ہم نے سرکاری مسلمانوں اس لئے لکھا ہے کہ احمدیہ جماعت کے علاوہ باقی تمام فرقوں کو مسلمان ہونے کا سرٹیفکٹ پاکستان سرکار نے دیا ہے۔

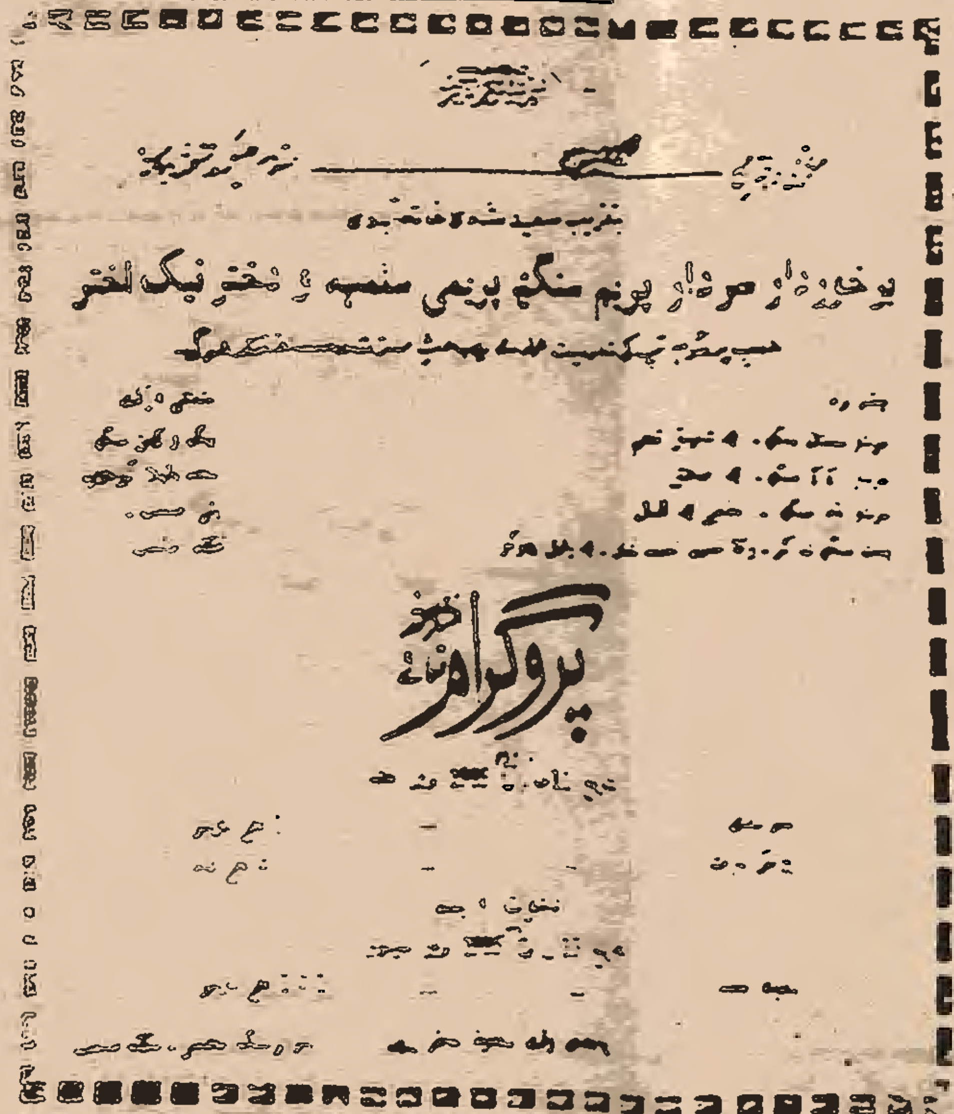

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ پر توکّل کا حق اس وقت ادا ہو سکتا ہے جب اس پر کامل یقین ہو، اس کی تمام قدرتوں اور اس کی صفات پر مکمل ایمان ہو، اس کے حکموں کی مکمل تعمیل ہو رہی ہو۔

توکّل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ۔

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل کے شاندار اور بے نظیر واقعات کا روح پرور تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 8 اپریل 2005ء بمطابق 8 شہادت 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا﴾ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 4) اور اللہ ہی پر توکل کر اور اللہ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔ یہ قرآنی فرمان اصل میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تسلی کا پیغام تھا کہ اے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم تو بھی بے فکر رہ اور اپنے صحابہؓ کو بھی تسلی کروا دے کہ جیسے بھی حالات ہوں۔ ہو سکتا ہے وسیع پیمانے پر تجھے اور تیری جماعت کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے، تمام قبائل جمع ہو کر تجھے اور تیری جماعت کو ختم کرنے کی کوشش کریں لیکن یہ کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ پہلے بھی اللہ تعالیٰ کارساز رہا ہے، تجھے ہر مشکل اور ہر مصیبت سے نکالتا رہا ہے اور آئندہ بھی وہی کارساز ہے۔ جیسے مرضی حالات ہوں، دشمن کے جو بھی منصوبے ہوں، جیسے بھی منصوبے ہوں، دشمن کبھی بھی اسلام کو مٹانے کی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس آپ اسی پر ہمیشہ کی طرح توکل کرتے رہیں۔ یہ تسلی خدا تعالیٰ نے اس لئے نہیں دی تھی کہ خدانخواستہ آپ خوفزدہ تھے یا توکل میں کوئی کمی آ گئی تھی۔ بلکہ یہ صحابہ کے حوصلے بڑھانے کے لئے تھا کہ کسی کمزور دل میں بھی کبھی یہ خیال نہ آئے کہ ہم کمزور ہیں اور اتنی طاقتوں کے سامنے ہم کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی کہ دشمن پر بھی اظہار ہو جائے کہ ہم تمہارے سامنے جھکنے والے نہیں، ہم ہمیشہ کی طرح اس خدائے واحد پر ہی توکل کرتے ہیں اور اس یقین سے پُر ہیں کہ وہ ہمیشہ کی طرح ہمارا مددگار ہوگا، ہماری مدد فرماتا رہے گا۔ اور دشمن ہمیشہ کی طرح ناکام و نامراد ہوگا۔ اس کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا اسلام کو کوئی نقصان پہنچا سکے۔

پس جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ کو تو پہلے سے ہی خدا پر اس قدر یقین تھا اور توکل تھا کہ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ آپؐ نے تو توکل کے اُس وقت بھی اعلیٰ معیار قائم کئے تھے جب آپؐ کے ساتھی کمزور تھے اور دشمن کے مقابلے کے لئے ہاتھ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ آپؐ نے تو اس وقت بھی توکل کے نمونے دکھائے جب آپؐ اکیلے تھے اور اکیلے ہی دوسرے شہروں میں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے چلے جایا کرتے تھے۔ آپؐ کو تو اس وقت بھی خدا تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ تھا اور توکل اور یقین تھا کہ آخر کار جیت میری ہی ہونی ہے۔ اور آپؐ نے تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق یہی آواز بلند کی ﴿قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ﴾ (الرعد:31). کہ تو کہہ دے وہ میرا ربّ ہے کوئی معبود اس کے سوا نہیں، اسی پر مَیں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف میرا عاجزانہ جھکنا ہے۔ پس یہ آپؐ کے توکل کی قرآنی گواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ اعلان کرنے کے لئے کہہ رہا ہے کہ مَیں جو تیرے دل کا بھی حال جانتا ہوں، مَیں یہ کہتا ہوں کہ اعلان کر دے کہ تو نے ہمیشہ مجھ پر توکل کیا ہے۔ پھر پہلی کتابوں میں بھی آپ کی اعلیٰ صفات کا ذکر ملتا ہے جن میں توکل کی صفت بھی ہے۔

اس بارے میں ایک روایت میں یوں ذکر آتا ہے۔ حضرت عطا بن یسارؓ سے روایت ہے آپؓ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے ملا۔ مَیں نے کہا مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفت کے متعلق بتائیں جو تورات میں مذکور ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپؐ کو تورات میں بعض ایسی صفات سے موصوف کیا گیا ہے جن سے قرآن میں بھی آپؐ کو موصوف کیا گیا ہے۔ پھر قرآنی آیت پڑھی کہ ﴿يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الاحزاب:46). کہ اے رسول! یقیناً ہم نے تجھے شاہد اور مبشر اور ڈرانے والا بنا کر اور امیوں کے لئے محافظ بنا کر بھیجا ہے۔ تو میرا بندہ اور رسول ہے۔ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ مَیں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ یہ توراۃ کی گواہی ہے۔ آپؐ ہمیشہ خدا تعالیٰ پر توکل کرنے والے ہیں۔ آگے روایت اس طرح چلتی ہے کہ آپؐ نہ تندخو ہیں، نہ سخت (دل) اور نہ گلیوں میں شور و غوغا کرنے والے ہیں اور نہ بدی کا بدی سے جواب دینے والے ہیں۔ بلکہ درگزر کرنے والے اور معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہرگز آپؐ کو وفات نہ دے گا جب تک کہ آپؐ کے ذریعہ سے ٹیڑھی قوم کو سیدھا (نہ) کر دے اور لوگ یہ کہنے لگیں کہ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور آپؐ کے ذریعہ سے اندھے بینا ہوں اور بہرے سننے لگیں اور دلوں کے پردے اٹھ جائیں۔

(بخاری کتاب البیوع باب کراھیۃ الصخب فی السوق)

پس یہ وہ متوکل انسان تھا جس کا نام سینکڑوں ہزاروں سال پہلے سے اللہ تعالیٰ نے متوکل رکھ دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف خود توکل کے اعلیٰ نمونے دکھائے بلکہ اپنے ماننے والوں میں، اپنی امت میں بھی یہ وصف پیدا کرنے کی کوشش فرمائی۔ آپؐ کی زندگی میں جو توکل کی مثالیں ملتی ہیں، ان میں سے چند مثالیں یہاں رکھتا ہوں۔

لیکن پہلے یہ مختصراً بتا دوں کہ توکل کہتے کسے ہیں؟ کیا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانے کو؟ کچھ کام نہ کرنے کو؟ اور صرف یہ کہنا کہ ہم بیٹھے ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری ضروریات پوری کر دے گا۔ یہ توکل نہیں ہے۔ بلکہ تمام وسائل کو بروئے کار لا کر، استعمال کر کے پھر اللہ تعالیٰ پر انحصار کرنا اور اس کے آگے جھکنا، یہ توکل ہے۔

اس کی تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں فرمائی ہے کہ:

"توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں، ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ (اے) خدا! تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو اُن اسباب کو بھی برباد و تہ و بالا کر سکتے ہیں، اُن کی دست برد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا"۔

(الحکم جلد 7 مورخہ 24 مارچ 1903، صفحہ 10)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ جب بھی کوئی مشکل گھڑی آتی جس سے آپؐ

کے دل میں گھبراہٹ پیدا ہوتی تو آپؐ تمام ظاہری کوششیں کرنے کے بعد، تمام ظاہری اسباب استعمال کرنے کے بعد، اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔

چنانچہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ گھبراہٹ کے وقت آپؐ فرماتے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔ وہ ربّ ہے۔ بڑے تختِ حکومت کا، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آسمانوں کا ربّ ہے، وہ زمینوں کا رب ہے۔ وہ بزرگ تخت کا ربّ ہے۔ یعنی وہی ہر چیز کا مالک ہے، وہی اس کا ربّ ہے، اس لئے اسی پر ہر قسم کا انحصار ہونا چاہئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے مواقع پر بھی آپؐ اسی طرح توکل فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔ اپنی طرف سے اسباب استعمال کر لئے اس کے بعد ہر چیز خدا پر چھوڑ دی۔

دیکھیں وہ واقعہ جب آپؐ اکیلے ہیں، طائف کے سرداروں کو تبلیغ کے لئے نکلے ہیں جنہوں نے ظلم کی انتہا کی۔ واپس آتے ہیں، بظاہر مکہ میں بھی داخل ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ ایک خادم ساتھ ہیں، اور خادم پریشان ہے اب کیا ہوگا؟ لیکن آپؐ کو اپنے رب پر پورا توکل ہے۔ چنانچہ اس کا ذکر کرتے ہوئے وہی خادم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! اب آپؐ مکہ میں کیسے داخل ہوں گے جبکہ وہ آپؐ کو نکال چکے ہیں۔ اِدھر بھی رستہ نہیں ہے، اُدھر بھی رستہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس شان توکل سے جواب دیا کہ اے زید! تم دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ ضرور کوئی راہ نکال دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کا مددگار ہے۔ وہ اپنے نبی کو غالب کرکے رہے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سردارانِ قریش کو پیغام بھجوائے کہ آپؐ کو اپنی پناہ میں لے کر مکہ میں داخلے کا انتظام کریں۔ سارے سرداروں نے انکار کیا۔ آخر ایک شریف سردار مطعم بن عدی نے آپؐ کو اپنی پناہ میں مکہ میں داخل کرنے کا اعلان کیا۔ (ابن سعد) پس رواج کے مطابق آپؐ نے تدبیر تو کی لیکن توکل اپنے خدا پر ہی تھا اور اس تدبیر سے پہلے ہی آپؐ کو یقین تھا کہ میں ضرور داخل ہو جاؤں گا۔

پھر دیکھیں شان توکل اور یقین کہ اللہ تعالیٰ نیک کام میں ضرور مدد کرتا ہے۔ اس لئے ہر نیکی کے کام میں اس پر توکل کرتے ہوئے اس کو سرانجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے کہ مخالف ترین سردار قریش جو تھا اس کے پاس بھی ایک غریب آدمی کا حق دلوانے کے لئے تشریف لے گئے۔ چنانچہ اس واقعہ کا ذکر یوں آتا ہے کہ:

ایک دفعہ اراشہ نامی شخص مکہ میں کچھ اونٹ بیچنے آیا اور ابوجہل نے اس سے کچھ اونٹ خرید لئے۔ مگر اونٹوں پر قبضہ کر لینے کے بعد قیمت ادا کرنے سے انکاری ہو گیا یا ٹال مٹول سے کام لینے لگا۔ اس پر وہ شخص جو مکہ میں اکیلا تھا، مسافر تھا، کوئی اس کا دوست ساتھی نہیں تھا بے یارو مددگار تھا، بہت پریشان ہوا اور چند دن تک اسی طرح ابوجہل کے پیچھے پھرتا رہا، اس کی منت سماجت کرتا رہا۔ مگر ہر دفعہ اس کو اسی طرح ٹال مٹول سے جواب ملتا رہا، آخر ایک دن وہ کعبہ میں جہاں قریش سردار بیٹھے ہوئے تھے گیا، اور کہنے لگا کہ اے معززین قریش! آپ میں سے ایک شخص ابوالحکم ہے۔ اس نے میرے اونٹوں کی قیمت دبا رکھی ہے مہربانی کر کے مجھے اس سے دلوا دیں۔ قریش کو شرارت سوجھی، انہوں نے مذاقاً کہا کہ ایک شخص ہے محمد بن عبداللہ نامی وہ تمہیں یہ قیمت دلوا سکتا ہے، تم اس کے پاس جاؤ۔ ان کا تو یہی خیال تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب یہ جائے گا تو آپؐ ہر حال میں انکار کریں گے۔ اور جب آپؐ انکار کریں گے تو ان لوگوں کو ایک تو مذاق اڑانے کا موقع ملے گا، دوسرے باہر سے آنے والے لوگوں کو آپؐ کی حیثیت کا پتہ لگ جائے گا۔ بہرحال جب یہ اراشہ وہاں پہنچا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنا مدعا بیان کیا کہ اس طرح مَیں نے ابوجہل سے رقم لینی ہے۔ قریش نے اس آدمی کے پیچھے بھی اپنا ایک آدمی بھیج دیا کہ دیکھیں اب کیا ہوتا ہے۔ بہرحال اس نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کہانی سنائی اور یہ ذکر کیا کہ ابوالحکم نے میری رقم دبا رکھی ہے اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ ہی ہیں جو میری رقم دلوا سکتے ہیں۔ آپؐ کی بڑی منت کی کہ مجھے یہ رقم دلوا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اٹھے اور کہا چلو مَیں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ ابوجہل کے مکان پر آئے اور دروازے پر دستک دی، اس کو باہر بلوایا۔ وہ باہر آیا تو آپؐ کی شکل دیکھتے ہی ایک دم حیران پریشان ہو گیا۔ آپؐ نے کہا تم نے اس آدمی کی یہ رقم دینی تھی وہ تم ادا کر دو۔ اس نے کہا ٹھہریں مَیں ابھی رقم لے کے آتا ہوں۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اس وقت ابوجہل کا رنگ بالکل فق ہو رہا تھا۔ کہا محمد! ٹھہرو مَیں ابھی اس کی رقم لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ رقم لے کر آیا اور اسی وقت اس شخص کے حوالے کر دی۔ اور وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کر کے چلا گیا۔ پھر وہ قریش کی مجلس میں دوبارہ گیا اور ان کا بھی شکریہ ادا کیا کہ تم نے مجھے صحیح آدمی کا پتہ بتایا تھا جس کی وجہ سے مجھے رقم مل گئی ہے۔ اس پر وہ جو سارے رؤسا بیٹھے تھے بڑے پریشان ہوئے۔

پھر جب وہ آدمی جس کو پیچھے بھیجا تھا آیا تو اس سے پوچھا کہ کیا ہوا تھا۔ اس نے یہ سارا قصہ سنایا تو یہ سب لوگ بڑے حیران تھے۔ تھوڑی دیر بعد ابوجہل خود بھی وہاں اس مجلس میں آ گیا تو اس کو دیکھتے ہی لوگوں نے پوچھا یہ تم نے کیا کیا کہ فوری طور پر اندر گئے اور ساری رقم واپس کر دی۔ اس قدر تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ڈر گئے تھے۔ اس نے کہا خدا کی قسم! جب مَیں نے محمد کو اپنے دروازے پر دیکھا تو مجھے یوں نظر آیا کہ اس کے ساتھ لگا ہوا ایک مست اور غضب ناک اونٹ کھڑا ہے اور مَیں سمجھتا تھا کہ مَیں نے اگر ذرا بھی چون و چرا کیا تو وہ اونٹ مجھے چبا جائے گا۔

(بحوالہ سیرت خاتم النبیین صفحہ 162-163. السیرۃ النبویۃ لأبن ہشام صفحہ 281 زیر أمر الأراشی الذی باع اباجہل ابلہ)

تو دیکھیں، جیسا کہ مَیں نے کہا، کفار نے تو اس نیت سے کہا تھا کہ آپؐ انکار کریں اور آپؐ کی سبکی ہو اور باہر کے لوگوں پر آپؐ کا اثر نہ ہو۔ لیکن آپؐ کو اپنے خدا پر کامل توکل تھا۔ اس لئے فوری طور پر اٹھے اور ساتھ چل دیئے۔ یہ نہ دیکھا کہ وہ کتنا بڑا سردار ہے اور کتنا میرا مخالف ہے۔ پھر کفار کا یہ خیال بھی شاید ہو کہ اگر چلے بھی گئے تو ابوجہل آپؐ سے سختی سے پیش آئے گا اور اس وقت اس شخص کے سامنے آپؐ کی حیثیت ظاہر ہو جائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اس توکل کے نتیجہ میں کیسا انتظام فرمایا کہ وہ مجبور ہو گیا۔ ایسے حالات پیدا کئے، اس کو ایسا خوفناک قسم کا اونٹ آپؐ کے پیچھے نظر آنے لگا جس کی وجہ سے وہ فوری طور پر گیا اور ساری رقم ادا کر دی۔

پھر ہجرت کے وقت دیکھیں خدائی وعدوں پر یقین اور توکل کی وجہ سے دشمن کے سامنے سے نکل گئے اور کسی قسم کا خوف اور ڈر آپؐ کی طبیعت میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ قریش کے مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے ان کے بڑے رؤساء آپؐ کے مکان کے ارد گرد جمع ہو گئے اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کا نام لے کر اپنے گھر سے نکلے حالانکہ سارے سردار اور قبائل کے لیڈر آپؐ کے دروازے کے سامنے کھڑے تھے لیکن ان کے ذہن میں یہ کبھی خیال بھی نہیں آ سکتا تھا اور کچھ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا کہ اس طرح اتنی جرأت سے ہمارے سامنے سے نکل سکتے ہیں۔ بہرحال آپ اپنی جگہ حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹا کر وہاں سے نکلے اور پھر توکل یہ بھی تھا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین تھا کہ حضرت علیؓ کو فرمایا کہ تم فکر نہ کرو میرے اس بستر میں لیٹ جاؤ۔ لیکن تمہیں یہ ضمانت ہے کہ تمہیں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

پھر جب آپؐ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ غار ثور میں پہنچے تو وہاں جا کر بھی توکل کی کیا اعلیٰ مثال ہمیں نظر آتی ہے کہ جب دشمن کو گھر سے یہ پتہ لگا کہ آپؐ تو جا چکے ہیں۔ اور آپ کے بستر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیٹے ہوئے ہیں تو اس وقت بڑے پریشان ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں بھی گئے وہاں عورتوں سے زیادتیاں بھی کیں، سختیاں بھی کیں۔ پھر یہ لوگ جب آپؐ کی تلاش میں غار کے بالکل قریب پہنچ گئے اور اتنے قریب پہنچ گئے کہ ان کے قدم بھی نظر آنے لگ گئے تھے، ان کی باتیں بھی سنائی دینے لگ گئی تھیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی یہ باتیں سن کر پریشان ہو رہے تھے۔ لیکن یہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل کی ایک اَور شان نظر آتی ہے۔ آپؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو فرماتے ہیں کہ پریشان نہ ہو۔ فرمایا ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبۃ:40) کہ گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر فرمایا کہ اے ابوبکر! تم ان دو شخصوں کے متعلق کیا گمان کرتے ہو جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

ایک دوسری روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! مَیں اپنی جان کے لئے نہیں گھبراتا۔ اگر میں مارا جاؤں تو میں بس اکیلی جان ہوں لیکن خدانخواستہ اگر آپؐ پر کوئی آنچ آئے تو پھر تو گویا ساری امت کی امت ہی مٹ گئی۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

پھر جب تین دن کے بعد غار سے نکلے اور مدینہ کی طرف سفر شروع ہوا تو اس وقت بھی توکل کی ایک اور شان نظر آتی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑا دوڑائے ہوئے ان کے پیچھے آ رہا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر ﷺ نے پھر گھبرا کر کہا یارسول اللہ! کوئی ہمارا تعاقب کر رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ کیسا اللہ پر توکل تھا۔ آپؐ کو یقین تھا، خدا پر توکل تھا کہ ہم اس کی خاطر نکلے ہیں اس کے حکم سے نکلے ہیں وہ خود ہی ہماری حفاظت فرمائے گا۔

چنانچہ سراقہ خود اس واقعہ کو بیان کرتا ہے کہ مَیں ان کے تعاقب میں نکلا اور جب مَیں قریب پہنچ گیا تو گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مَیں زمین پہ گر گیا۔ پھر تیر چلا کے فال نکالی تو فال اس کے اس تعاقب کے خلاف نکلی۔ لیکن پھر بھی کیونکہ لالچ تھا، کفار نے اعلان کیا ہوا تھا جو پکڑ کے لائے گا اس کو

سو اونٹ ملیں گے۔ تو یہ جو سو اونٹوں کا لالچ تھا وہ اُس کو اِس بات پر مجبور کر رہا تھا کہ وہ فال کو تسلیم نہ کرے اور تعاقب کرے۔ اس نے پھر تعاقب شروع کیا۔ پھر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور پھر گر گیا۔ یہ کہتا ہے کہ میں اتنی قریب پہنچ گیا تھا کہ آپ قرآن کریم پڑھ رہے تھے اور مَیں آپؐ کی تلاوت کی آواز سن رہا تھا۔ اور جب یہ صورتحال تھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار بار مڑ کر پیچھے دیکھتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بھی مڑ کر پیچھے نہیں دیکھا۔ آپؐ کو تو اپنے خدا پر پورا بھروسہ تھا، پورا یقین تھا، کامل توکل تھا کہ وہ حفاظت فرمائے گا۔ اس لئے محسوس ہی نہ کیا کہ پیچھے مڑ کر دیکھیں۔ بہرحال جب اس نے پھر فال نکالی تو پھر اس کے خلاف آئی۔ پھر اس نے تعاقب کرنا چھوڑ دیا، لیکن آپؐ کو آواز دے کر یہ کہا کہ مَیں اس نیت سے آیا تھا اور مَیں سمجھتا ہوں کہ میرا تعاقب غلط تھا اور مَیں واپس جا رہا ہوں۔ لیکن اس کی یہ درخواست تھی۔ دیکھیں کہاں تو وہ شخص جو پکڑنے آیا تھا اور کہاں یہ معاملہ کہ جب وہ اپنا سارا قصہ سنا کر جانے لگا تو اس نے آپؐ سے ایک تحریلی کہ جب آپؐ کو سارے عرب پر غلبہ عطا ہوگا تو میرا بھی خیال رکھیں۔ اور وہ اپنی امان کا پروانہ لے کر واپس مڑا کہ میرا خیال رکھا جائے گا۔ اس پر آپؐ نے سراقہ کو یہ خوشخبری بھی دی تھی کہ تیرا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تجھے پہنائے جائیں گے۔ سراقہ اس بات پر بڑا حیران ہوا۔ چنانچہ یہ بات بھی حضرت عمرؓ کے زمانے میں پوری ہوئی۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور سیرت کی دو کتب سیرت الحلبیہ و شرح مواھب اللدنیہ)

پھر دیکھیں کفار نے آپؐ کے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آپؐ پر جنگ ٹھونسی۔ تو آپؐ معمولی تعداد صحابہؓ کے ساتھ جو پوری طرح ہتھیاروں سے بھی لیس نہ تھے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے سے بڑی اور تعداد کے لحاظ سے بھی اور تجربے کے لحاظ سے بھی اور ہتھیاروں کے لحاظ سے بھی، جو اچھی طرح لیس فوج تھی اس کے مقابلے پہ نکل کھڑے ہوئے۔ چنانچہ اس واقعہ کا ذکر یوں آتا ہے کہ جنگ بدر کے روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی صف بندی کرنے اور انہیں تفصیلی ہدایت دینے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ گئے اور یہ دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ کہ اے اللہ! مسلمانوں کی جماعت اگر تُو نے آج ہلاک کر دی تو پھر زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

(مسلم کتاب الجھاد والسیر باب الأمداد بالملئکۃ فی غزوۃ بدر)

آپؐ ہاتھ پھیلائے مسلسل نہایت درد کے ساتھ یہ دعا کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں یہاں تک کہ جس شدت سے، تڑپ سے دعا ہو رہی تھی اس سے آپؐ کا جسم ہلتا تھا تو چادر آپؐ کے کندھوں سے گر جاتی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے، آپؐ کی چادر آپؐ کے کندھے پر ڈالی اور عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! بس کریں، آپؐ نے اپنے رب سے بہت دعا کر لی ہے۔ اللہ ضرور آپؐ سے کئے ہوئے وعدے پورے کرے گا۔

یہ دعا، یہ گریہ وزاری، یہ آہ وبکا اس لئے نہیں تھی کہ آپؐ کو کوئی خوف تھا کہ پتہ نہیں خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ اگر ایسی کیفیت ہوتی تو تھوڑے سے اور معمولی ہتھیاروں کے ساتھ صحابہؓ کو لے کر جنگ کے لئے باہر نہ نکلتے۔ یہ دعا جو تھی یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے تھی اور یہ ضروری چیز ہے۔ اس لئے صف بندی کرنے کے بعد ان سب کو سمجھا کر کہ جنگ کے طریقے کیا ہوں، کس طرح جنگ کی جائے گی، کہاں کہاں کس نے کھڑے ہونا ہے۔ پھر آپؐ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگتے ہیں کہ جو ظاہری سامان اور تدبیر تھی، جو اسباب ہمیں میسر تھے وہ تو ہم نے کر دیئے ہیں اور یہ سب کچھ تجھ پر توکل کرتے ہوئے کیا ہے۔ اس لئے اے خدا! اب اپنے وعدے کو بھی پورا کرنا۔ آج ان صحابہؓ کے ایمانوں میں اضافے اور اپنے توکل میں زیادتی کے لئے اپنی مدد کے ایسے نظارے دکھا جو ان کو ہمیشہ یاد رہیں۔ جو بعد میں آنے والوں کو بھی یاد رہیں۔ جہاں تک آپؐ کے اپنے ذاتی یقین کا تعلق تھا وہ تو اس قدر تھا کہ آپؐ نے جنگ سے پہلے ہی یہ بتا دیا تھا کہ دشمن کا فلاں شخص کہاں گرے گا اور فلاں شخص کس طرح مرے گا۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ جنگ بدر کے دن جنگ سے قبل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان کی بعض جگہوں پر اپنے ہاتھ سے نشان لگائے اور فرمایا یہاں فلاں آدمی ہلاک ہوگا اور اس کے گرنے کی جگہ یہ ہے اور یہ فلاں دشمن کے ہلاک ہونے اور گرنے کی جگہ ہے۔ اور حضرت سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں کہ جہاں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان لگایا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ ہلاک ہو کر گرا (مسلم کتاب الجھاد والسیر باب غزوہ بدر)

پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اور توکل کی ایک اور مثال۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگی مہم پر گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ساتھ واپس آ رہے تھے تو دوپہر کا وقت ہوا اور قافلہ ایک وادی میں پہنچا جہاں بہت سے درختوں کے جھنڈ تھے۔ تو آپؐ نے بھی وہاں پڑاؤ ڈالا۔ اور مختلف لوگ مختلف جگہوں پر بکھر گئے۔ سائے میں بیٹھ گئے یا لیٹ گئے آرام کرنے لگے۔ آپؐ نے بھی ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا اور اپنی تلوار درخت پہ لٹکا دی۔ (یہ عام واقعہ ہے اکثر نے سنا ہوگا) تھوڑی دیر بعد آپؐ کو کسی دیہاتی نے جگایا۔ ایک دیہاتی آپؐ کے پاس کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ آپؐ نے صحابہؓ کو آواز دے کر یہ سارا واقعہ سنایا کہ دیکھو میں سویا ہوا تھا یہ دیہاتی آیا اور اس نے مجھے جگا کر کہا کہ بتاؤ مجھ سے تمہیں کون بچائے گا۔ تو میں نے تین بار کہا اللہ، اللہ، اللہ۔ اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ کچھ بھی نہ کر سکا۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ جب تلوار گر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار اٹھالی اور فرمایا کہ اب تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ اس پر وہ بہت گھبرایا اور معافیاں مانگنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے جواب دیا میں یہ نہیں مانتا لیکن میں آپؐ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ آئندہ آپؐ سے کبھی نہیں لڑوں گا اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گا جو آپؐ سے لڑتے ہیں۔ خیر آپؐ نے اس کو معاف کر دیا۔ اور جب وہ اپنے لوگوں میں واپس گیا تو اس نے جا کے اعلان کیا کہ میں ایک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دنیا میں سب سے بہتر ہے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

اب دیکھیں یہاں بھی جو شخص قتل کی نیت سے آیا تھا۔ ہاتھ جوڑ کر اپنی آزادی کی بھیک مانگ رہا ہے، اپنی جان بخشی کی بھیک مانگ رہا ہے۔

پھر جنگ احزاب ہے جس میں مسلمانوں پر انتہائی تنگی کے دن تھے۔ مدینہ میں رہ کر ہی دشمن کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ ہوا تھا اور یہ کسی خوف یا اللہ تعالیٰ پر توکل کی کمی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ جنگی حکمت عملی کے تحت تھا۔ اور مدینہ کے ارد گرد ایک خندق کھودی گئی تھی کہ دشمن کے فوری طور پر یکدم حملہ کرنے سے اس خندق کی وجہ سے محفوظ رہا جا سکے۔ مسلمانوں کی ایسی حالت تھی، اکثر ان میں سے غریب تھے اکثر روز کی روٹی کمایا کرتے تھے تو باوجود اس تنگی کے سب نے اکٹھے ہو کر اس خندق کی کھدائی میں حصہ لیا تاکہ ان حملوں سے محفوظ رہا جا سکے۔ اور تمام عرب کے بہت سارے قبائل اکٹھے ہو کر حملہ آور ہوئے تھے۔ مختلف روایتوں میں ان کی تعداد مختلف بتائی جاتی ہے۔ بہرحال کم سے کم تعداد بھی 10 ہزار بتائی جاتی ہے۔ کہیں 15 ہزار ہے، کہیں 24 ہزار ہے۔ ویسے تو 10 ہزار کی تعداد بھی مدینہ کی آبادی کے لحاظ سے، اس چھوٹے سے شہر کے لحاظ سے بہت بڑی تعداد ہے۔ بہرحال مسلمان اپنی تنگی کے حالات اور غربت کے حالات کے باوجود اس مقابلے کے لئے اور تھوڑی تعداد میں ہونے کے باوجود اتنی بڑی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اور یہ حکمت عملی تھی کہ تھوڑی تعداد ہے اس لئے شہر کے اندر رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے آگاہ بھی کیا ہوا تھا۔ مسلمانوں کے ایمان میں مضبوطی بھی آ چکی تھی کثرت کو دیکھ کر مسلمان پریشان نہیں ہوئے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل نے تو مسلمانوں کو اس وقت توکل میں اور بھی بڑھا دیا تھا۔ اور مخالفین اور منافقین کی باتیں سننے کے باوجود ان کے حوصلے پست نہیں ہوئے تھے۔

پھر دیکھیں ثابت قدمی اور توکل کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بھی کیسا انتظام کیا کہ آندھی اور طوفان نے کفار کو خوفزدہ کر دیا اور وہ بھاگ گئے اور بھاگے بھی ایسی افراتفری میں کہ بہت سارا اپنا سامان خوراک اور دوسرا سامان چھوڑ کر چلے گئے جو مسلمانوں کے کام آیا۔ تو یہ تھا اللہ تعالیٰ پر توکل کا نتیجہ۔

انہیں دنوں میں جب اس جنگ کی تیاری ہو رہی تھی، خندق کھودی جا رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل اور معجزے کی ایک اور مثال اس روایت میں ملتی ہے۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت چٹان آئی اور ہم

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ چٹان آ گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا مَیں آتا ہوں۔ اور پھر آپؐ اٹھے اور اس حال میں کہ آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے کیونکہ ہم نے تین دنوں سے کچھ بھی نہ کھایا تھا، رسول کریمؐ نے کدال پکڑی اور چٹان پر ضرب لگائی تو چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ مَیں گھر سے ہو آؤں۔ چنانچہ آپؐ نے اجازت دی۔ حضرت جابرؓ اپنے گھر آئے، اپنی بیوی سے کہا کہ مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی ہے کہ جس پر میں صبر نہیں کرسکتا۔ کیا تیرے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟۔ تو اس نے کہا میرے پاس کچھ جو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے یہاں تک کہ ہم نے گوشت ہنڈیا میں ڈال دیا۔ اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں پہنچا کہ ہنڈیا پکنے کو تیار تھی۔ مَیں نے عرض کی یارسول اللہ! ہمارے ہاں کچھ کھانا تیار ہے بس آپ تشریف لے آئیں اور ایک دو اور آدمی ہمراہ لے آئیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کھانا کتنا ہے؟ مَیں نے صورت حال بیان کردی تو آپؐ نے فرمایا کہ بہت ہے اور عمدہ ہے، کثیرٌ طیبٌ۔ جاؤ اور اپنی بیوی سے کہہ دو کہ اس وقت تک ہنڈیا نہ اتارے اور تنور میں روٹی نہ لگائے جب تک مَیں نہ آ جاؤں۔ پھر آپؐ نے اعلان کردیا کہ سب چلو۔ تمام مہاجرین اور انصار چل پڑے۔ وہ اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور کہا تیرا بھلا ہو حضورؐ تو سب صحابہؓ کے ساتھ تشریف لارہے ہیں۔ اس نے کہا حضورؐ نے تم سے صورت حال پوچھی تھی؟ انہوں نے کہا ہاں پوچھی تھی اور مَیں نے سب حالات بتادیئے تھے۔ بہرحال حضورؐ تشریف لائے اور آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا سب کمرے میں آجاؤ لیکن شور شرابہ نہیں کرنا۔ چنانچہ آپؐ روٹی اور سالن ڈال کر باری باری صحابہ کو دیتے جاتے۔ جبکہ آپؐ نے ہنڈیا اور آٹے کو ڈھانپ کے رکھا۔ اس کا ڈھکنا اٹھایا نہیں۔ اسی طرح آپؐ روٹی تقسیم فرماتے۔ یہاں تک کہ سب نے پیٹ بھر کے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا باقی بچ گیا اور آپؐ نے کہا خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو بھی بھجواؤ۔ کیونکہ کافی عرصے سے لوگوں کو بھوک برداشت کرنی پڑ رہی ہے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ الخندق)

پس یہ آپؐ کا اللہ تعالیٰ پر کامل توکل ہی تھا جس کی وجہ سے یہ یقین تھا کہ آپؐ کی دعا کی برکت سے اعجاز دکھایا جائے گا۔ تھوڑے سے اسباب مہیا ہونے کی دیر تھی کہ سارے شہر نے ایک بکری کے بچے اور چند کلو آٹے سے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا۔ جب آپؐ کے پاس کچھ اسباب ہوجاتے تھے تو آپؐ ان کو استعمال کرتے تھے لیکن توکل ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیا کرتے تھے۔ آپؐ کی دعاؤں کی چند مثالیں میں یہاں پیش کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کی نماز سے فارغ ہوجاتے تو یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! یہ میری دعا ہے اور تو اسے قبول کرنے والا ہے اور اے اللہ! میری یہ کوشش ہے اور توکل تجھ پر ہی ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب منہ دعا اللھم انی اسئلک رحمۃ من عندک) جو بھی ان کے بعد دعائیں مانگتے ان کی قبولیت کے لئے دعا بھی کرتے اور پھر توکل کا اظہار بھی کرتے۔

پھر حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں، تیری طرف جھکتا ہوں، تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے تیرے سوا کسی کو بقا نہیں۔ جن و انس سب کے لئے فنا مقدر ہے۔

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ)

پھر ایک دعا کا اس طرح ذکر آتا ہے کہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب آپؐ رکوع میں جاتے تو یہ دعا کرتے تھے کہ ''اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' کہ اے اللہ مَیں نے تیرے لئے رکوع کیا میں تجھ پر ایمان لایا، تیرے لئے مسلمان ہوا، اور تجھ پر توکل کیا۔ تو ہی میرا رب ہے۔ میری سماعت اور بصارت، خون اور گوشت اور ہڈیاں اور اعصاب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(النسائی کتاب التطبیق باب نوع آخر)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ: ''بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ'' یعنی اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ ہی پہ توکل کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح گمراہ کئے جانے سے بھی۔ پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ مَیں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔ اور اس بات سے بھی کہ مَیں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اُس پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ سے جہالت سے پیش آئے۔ (ترمذی ابواب الدعوات باب منہ دعاء: بسم اللہ توکلت علی اللہ ....) یعنی اللہ ہی پر توکل کرتے ہوئے اللہ سے یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ! تجھ پر توکل کرتا ہوں اس لئے مجھے ان سب برائیوں سے بچا کے رکھنا۔

پھر حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے کہ: ''اے اللہ! تیرے لئے ہر قسم کی تعریف ہے۔ تو زمین و آسمان کا نور ہے۔ اور تیرے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور تو زمین و آسمان کو قائم کرنے والا ہے۔ تیرے لئے ہر قسم کی تعریف ہے تو زمین و آسمان کا ربّ ہے اور اس کا بھی جو ان کے درمیان ہے۔ تو حق ہے اور تیرا وعدہ بھی سچ ہے، حق ہے۔ اور تیری لقا بھی حق ہے اور جنت بھی حق ہے اور آگ بھی حق ہے اور قیامت بھی حق ہے۔ پھر فرماتے کہ اللہ! مَیں نے تیری فرمانبرداری اختیار کی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیری طرف ہی جھکا اور تیری خاطر ہی جھگڑا کیا اور تجھے ہی حکم بنایا۔ پس تو مجھے معاف فرمادے ہر وہ خطا جو مجھ سے سرزد ہوئی اور جو آئندہ ہوگی اور ہر وہ خطا جو پوشیدہ طور پر یا اعلانیہ طور پر کروں، بخش دے وہ گناہ جو مَیں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو مَیں نے نہ چھپائے اور جو مَیں نے ظاہر نہ کئے اور تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب منہ: ما یقول اذا قام من اللیل)

گویا آپؐ کی ہر دعا میں اس بات کا ضرور اظہار ہوتا تھا کہ میری ہر حرکت اور ہر سکون ہر کام تجھ پر توکل کرتے ہوئے ہی ہے۔ اور تیری ذات پر یقین اور توکل کے بغیر میری کوئی زندگی نہیں ہے۔ اور سب کچھ جو میری بہتری اور بھلائی میں ہے تجھ پر توکل کرتے ہوئے تجھ سے ہی مانگتا ہوں۔

پھر دیکھیں اپنی آخری بیماری میں بھی کس طرح توکل کا اظہار کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس آپؐ نے سات یا آٹھ دینار رکھوائے۔ آخری بیماری میں فرمایا اے عائشہ! وہ سونا جو تمہارے پاس تھا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا وہ میرے پاس ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ صدقہ کردو۔ پھر حضرت عائشہؓ کسی کام میں مصروف ہوگئیں۔ پھر ہوش آئی تو پوچھا کہ کیا صدقہ کردیا ہے؟ انہوں نے کہا ابھی نہیں کیا۔ پھر آپؐ نے ان کو بھیجا کہ لے کے آؤ۔ آپؐ نے وہ دینار منگوائے، ہاتھ پر رکھ کر گنے اور فرمایا کہ محمدؐ کا اپنے رب پر کیا توکل ہوا، اگر خدا سے ملاقات اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت یہ دینار اس کے پاس ہوں۔ پھر حضورؐ نے وہ دینار صدقہ کردیئے اور اسی روز آپؐ کی وفات ہوگئی۔

(صحیح ابن حبان باب ذکر من یستحب للمرء أن یکون ....)

تو آپ کو یہ فکر نہیں تھی کہ میرے بعد میرے بیوی بچوں کا کیا ہوگا۔ بچے تھے، نواسے تھے، ان کے لئے کچھ چھوڑ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ پر یہ توکل تھا کہ وہ میرے بعد میری وجہ سے ان کا بھی کفیل ہوگا، ان کی ضروریات پوری کرتا رہے گا۔ اس لئے یہی حکم دیا کہ گھر میں جو کچھ ہے فوری طور پر صدقہ کردو۔

پھر امت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ''اگر تم اللہ پر توکل کرو جس طرح کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ ضرور تمہیں اسی طرح رزق دے گا جس طرح کہ پرندوں کو دیتا ہے۔ جو صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔ (ابن ماجہ ابواب الزھد باب التوکل والیقین)

تو یہاں آپ نے توکل کرنے کے حق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کا حق اس وقت ادا ہوسکتا ہے جب اس پر کامل یقین ہو۔ اس کی تمام قدرتوں اور اس کی صفات پر مکمل ایمان ہو۔ اس کے حکموں کی مکمل تعمیل ہو رہی ہو۔ تو جب تقویٰ کی ایسی حالت پیدا ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے بندوں کا کفیل ہوجاتا ہے، ان کی ضروریات پوری کرتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ آپؐ نے امت کو یہ خوشخبری دی۔ حضرت حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سعید بن جبیرؓ کے پاس تھا انہوں نے کہا کہ مجھے ابن عباس نے بتایا کہ آنحضورؐ نے فرمایا میرے سامنے امتیں لائی گئیں۔ ان کے ساتھ ان کا نبی بھی تھا۔ ہر نبی کے ساتھ ایک گروہ تھا۔ ایک نبی کے ساتھ دس لوگ تھے، ایک نبی کے ساتھ پانچ تھے، ایک نبی کے ساتھ ایک تھا۔ پھر میں

نے ایک بہت بڑا گروہ دیکھا۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! کیا یہ میری امت ہے۔ انہوں نے کہا نہیں لیکن افق کی طرف دیکھیں۔ مَیں نے دیکھا تو ایک بہت بڑا گروہ تھا جبریل نے کہا یہ ستّر ہزار ہیں جو تیری امت کے ہراول دستے کے طور پر ہوں گے اور ان سے حساب نہ لیا جائے گا، نہ انہیں عذاب دیا جائے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں حضرت جبریل نے کہا کہ وہ تعویذ گنڈے نہیں کرتے تھے اور نہ وہ دَم دُرود کرتے تھے۔ اور نہ وہ بدشگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بے حساب جانے والے ہیں۔ اس پر مجلس میں بیٹھے ہوئے عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی حضور! آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں بنا دے۔ تو آپؐ نے فرمایا: اے عکاشہ! تُو بھی ان میں شامل ہے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنۃ سبعون الفاًبغیر حساب)

تو آجکل کے حالات کے مطابق مسلمانوں میں تو یہ عموماً پایا جاتا ہے لیکن غیروں کی دیکھا دیکھی بعض احمدیوں میں بھی تعویذ گنڈوں پر اعتقاد پیدا ہو گیا ہے جو بالکل غلط چیز ہے۔ انڈیا پاکستان وغیرہ سے بھی اور بعض افریقن ممالک سے بھی بعض ایسے خط آتے ہیں جن سے ایسے لوگوں کی حالت کا پتہ لگتا ہے کہ ان کا بہت زیادہ اوٹ پٹانگ چیزوں پر اعتقاد بڑھ رہا ہے۔ پس اس روایت کی روشنی میں یہ دیکھیں اس سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ کیونکہ وہی لوگ جو اللہ پر توکل کرتے ہیں اور ان برائیوں سے بچنے والے ہیں، ٹونے ٹوٹکوں سے بچنے والے ہیں۔ تعویذ گنڈوں سے بچنے والے ہیں، وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہئے اور اسی کی پناہ میں رہنا چاہئے۔ بلکہ آپؐ نے تو ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ بدشگونی شرک ہے۔ تو آپ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی اور فرمایا کہ توکّل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے دور فرما دیتا ہے۔ یعنی اگر توکّل کامل ہے تو پھر اگر دل میں کوئی خیال بھی پیدا ہو گا تو شاید اس توکّل کی وجہ سے دور ہو جائے۔ اس لئے یہ جو بدشگونی اور اس قسم کی چیزیں ہیں ان چیزوں سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ شرک کے برابر ہیں۔ کتنا بڑا انذار ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کے دل کی ہر وادی میں ایک گھاٹی ہوتی ہے۔ اور جس کا دل ان سب گھاٹیوں کے پیچھے لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ کون سی وادی اس کی ہلاکت کا سبب بنتی ہے۔ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اسے ان سب گھاٹیوں سے بچا لیتا ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب التوکل)

یعنی دنیا کی ہوا و ہوس، خواہشات اور لالچ کی وادیاں ہیں جن سے دل بھرا ہوا ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جہاں غیر اللہ نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکّل کرنے کی بجائے دنیا کا خوف اور اس پر انحصار زیادہ ہوتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور خدا تعالیٰ ہر موقعہ پر دل میں خیال آنے پر ایسے مواقع پیدا کر دیتا ہے کہ اس کا بندہ بچ جائے جس کو اللہ تعالیٰ پر کامل توکل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"واقعات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت واضح اور نمایاں اور روشن ہے کہ آنحضرتؐ اعلیٰ درجہ کے یک رنگ، اور صاف باطن اور خدا کے لئے جانباز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے"۔ (اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے کوئی امید نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر مکمل توکل تھا) "کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پروا نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی۔ اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہو گا۔ بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشقوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولیٰ کا حکم بجا لائے۔ اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعات، خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکل کر کے کھلا کھلا شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا، اور اس قدر دشمن اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں"۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۱۱۱)

یعنی یہ چیلنج ہے کہ ایسے حالات پیدا ہوئے۔ جہاں آپؐ کو سب سے زیادہ خطرہ تھا، بے تحاشا دشمنی تھی۔ اس کے باوجود آپ انتہائی ثابت قدمی سے اور مستقل مزاجی سے اپنے کام کو کرتے رہے اسی توکل کی وجہ سے جو آپؐ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا۔

پھر آپ فرماتے ہیں: "تبتل کا عملی نمونہ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نہ آپؐ کو کسی کی مدح کی پروا، نہ ذم کی"۔ (نہ کسی کی تعریف کی پرواہ تھی اور نہ یہ پرواہ کہ کوئی برا کہتا ہے یا نہیں کہتا)۔ "کیا کیا آپؐ کو تکالیف پیش آئیں مگر کچھ بھی پروا نہیں کی۔ کوئی لالچ اور طمع آپؐ کو اس کام سے روک نہ سکا جو آپؐ خدا کی طرف سے کرنے کے لئے آئے تھے۔ جب تک انسان اس حالت کو اپنے اندر مشاہدہ نہ کر لے اور امتحان میں پاس نہ ہو لے کبھی بھی بے فکر نہ ہو۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو شخص متبتل ہو گا متوکل بھی وہی ہو گا۔" (یعنی جو خدا کی طرف لَو لگانے والا ہو گا اور دنیا کو کچھ نہیں سمجھتا وہی اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والا بھی ہو گا۔) "گویا متوکل ہونے کے واسطے متبتل ہونا شرط ہے۔ کیونکہ جب تک اوروں کے ساتھ تعلقات ایسے ہیں کہ ان پر بھروسہ اور تکیہ کرتا ہے اس وقت تک خالصتاً اللہ پر توکل کب ہو سکتا ہے۔ جب خدا کی طرف انقطاع کرتا ہے تو وہ دنیا کی طرف سے توڑتا ہے اور خدا میں پیوند کرتا ہے"۔ (جب اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑو گے تو دنیا سے تعلق توڑو گے)۔ "اور یہ تب ہوتا ہے جبکہ کامل توکل ہو۔ جیسے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل متبتل تھے ویسے ہی کامل متوکل بھی تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اتنے وجاہت والے اور قوم و قبائل والے سرداروں کی ذرا بھی پروا نہیں کی اور ان کی مخالفت سے کچھ بھی متأثر نہ ہوئے۔ آپؐ میں ایک فوق العادت یقین خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا۔ اسی لئے اس قدر عظیم الشان بوجھ کو آپؐ نے اٹھا لیا اور ساری دنیا کی مخالفت کی اور ان کی کچھ بھی ہستی نہ سمجھی۔ یہ بڑا نمونہ ہے توکل کا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ اس لئے کہ اس میں خدا کو پسند کر کے دنیا کو مخالف بنا لیا جاتا ہے۔ مگر یہ حالت پیدا نہیں ہوتی جب تک گویا خدا کو نہ دیکھ لے، جب تک یہ امید نہ ہو کہ اس کے بعد دوسرا دروازہ ضرور کھلنے والا ہے۔ جب یہ امید اور یقین ہو جاتا ہے تو وہ عزیزوں کو خدا کی راہ میں دشمن بنا لیتا ہے۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ خدا اور دوست بنا دے گا۔ جائیداد کھو دیتا ہے کہ اس سے بہتر ملنے کا یقین ہوتا ہے"۔ (اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر جائیداد جاتی ہے تو اس سے بہتر ملنے کی امید ہوتی ہے)۔ "خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدا ہی کی رضا کو مقدم کرنا تو تبتّل ہے اور پھر تبتّل اور توکل توام ہیں۔ یعنی تبتّل کا راز توکّل ہے اور توکّل کی شرط تبتّل۔ یہی ہمارا مذہب اس امر میں ہے"۔

(الحکم جلد 5 نمبر 37 صفحہ 1 تا 3 پرچہ 10 اکتوبر 1901ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور اسی پر توکل کرنے والے بنیں۔

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 28 فروری 2003ء کو "مریم شادی فنڈ" کی تحریک فرمائی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک کے تحت اب تک کئی بے سہارا، مستحق اور یتیم بچیوں کی باعزت طور پر شادیاں کروائی جا چکی ہیں اور اس فنڈ سے بہت خرچ ہو رہا ہے۔

ایسے افراد جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہوئی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق اس کارِ خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ولادت اور درخواست دُعا

مکرم خورشید احمد صاحب خادم استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول ولد مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 05-8-17 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "ہالہ خورشید" تجویز فرمایا ہے۔ بچی وقف نَو کی تحریک میں شامل ہے نومولودہ مکرم فیروز عالم صاحب آف موسیٰ بنی مائنز جھارکھنڈ کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

''ان اموال میں ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہِ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔'' (الوصیت)

آپ نے اپنی جماعت کے افراد کو اس مالی نظام میں شامل ہونے کی یوں تلقین فرمائی کہ تم اس وصیت کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹاؤ۔ وہ قادر خدا جس نے پیدا کیا ہے دنیا اور آخرت کی مرادیں دے دے گا۔

پھر آپ نے فرمایا:

''بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہہ وبالا کردے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کردیں گے اور نیز یہ ثابت کردیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے......... میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لیے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کروگے اور بہشتی زندگی پاؤگے۔''

نیز فرمایا۔

''خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھالو گے (یعنی اس نظام وصیت میں شامل ہو جاؤ گے اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی دل وجان سے کوشش کرتے رہوگے) تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے......... اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے......... تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے، ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لیے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔''

پس میرا تمام دنیا کے احمدیوں کے لیے یہ پیغام ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ان ارشادات کی روشنی میں، آپ کی خواہشات کے تابع، آگے بڑھیں اور مالی قربانی کے اس نظام میں شامل ہو جائیں۔ اپنی اصلاح کی خاطر اور اپنے انجام بالخیر کی خاطر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قدم آگے بڑھائیں اور اس کی جنتوں کے وارث بنیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو ان برگزیدہ لوگوں کی قبریں بھی دکھائی گئیں جو اس نظام میں شامل ہو کر بہشتی ہو چکے ہیں۔ خدا نے آپ کو فرمایا کہ: ''یہ بہشتی مقبرہ ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے''۔

پس جیسا کہ میں نے کہا ہے اس نظام میں پوری مستعدی کے ساتھ شامل ہوں۔ جو خود شامل ہیں وہ اپنے بیوی بچوں کو اور دوسرے عزیزوں کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ میں اپنی اس خواہش کا اظہار پہلے بھی ایک موقع پر کر چکا ہوں کہ 2008ء میں جب خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے انشاء اللہ سو سال پورے ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فی صد ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور یہ افراد جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ نظام وصیت کا نظام خلافت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات کی خبروں پر جہاں جماعت کی تربیت کی فکر پیدا ہوئی اور آپ نے مالی قربانی کے نظام کو جاری فرمایا وہاں آپ نے جماعت کو یہ خوشخبری بھی دی کہ میری وفات کی خبروں سے غمگین مت ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ ایک دوسری قدرت کا ہاتھ سب کو تھام لے گا۔

آپ نے فرمایا:

''تم میری اس بات سے......... غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''۔

پس رسالہ الوصیت میں نظام خلافت کی پیشگوئی فرمانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ان دو نظاموں کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور جس طرح نظام وصیت میں شامل ہو کر انسان تقویٰ کے اعلیٰ معیار اپنے اندر پیدا کرسکتا ہے اسی طرح خلافت احمدیہ کی اطاعت کا جُوا گردن پر رکھنے سے اس کی روحانی زندگی کی بقا ممکن ہے۔ مالی قربانی کا نظام بھی خلافت کے بابرکت سائے میں ہی مضبوط ہو سکتا ہے۔ پس جب تک خلافت قائم رہے گی جماعت کی مالی قربانیوں کے معیار بڑھتے رہیں گے اور دین بھی ترقی کرتا چلا جائے گا۔

پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں نظاموں سے وابستہ رکھے۔ جو ابھی تک نظام وصیت میں شامل نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہوسکیں اور اللہ کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ نظام خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق قائم رکھے اور خلافت کی بقا کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے اور اپنی تمام تر ترقیات کے لئے خلافت کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ان کو پورا کرنے کی توفیق دے اور سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے ہم سب کا انجام بالخیر فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

114واں جلسہ سالانہ قادیان

2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** :: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کردیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

صوفی کبیر اور اس کا کلام

شیخ مجاہد احمد شاستری قادیان

زمانہ وسطی کے پیروں، فقیروں، سنتوں اور باخدا لوگوں میں کبیر صاحب کا بہت بلند مقام ہے۔ آپ کی طرز زندگی اور روحانی تعلیم نے لوگوں کے رہن سہن اور فکر و عمل پر امٹ چھاپ چھوڑی ہے اپنے سہل مگر معنی خیز کلام کے طفیل کبیر صاحب آج بھی اتنے ہردلعزیز ہیں جتنے کل تھے۔ ہندی ادب کی تقریباً ۱۲۰۰ سالہ تاریخ میں تلسی داس کو چھوڑ کر کبیر جیسا دوسرا کوئی شاعر نہیں ہوا ہے۔ کچھ معنوں میں وہ تلسی داس سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ وہ ہندوؤں کیلئے ''ویشنو بھگت'' مسلمانوں کیلئے باخدا پیر سکھوں کے لئے ''بھگت کامل'' کبیر پنتھیوں کیلئے ''اوتار'' موجودہ وطن پرستوں کیلئے ہندو مسلم محبت و ایکتا کے بانی ترقی پسندوں کے نزدیک ''سماج سدھارک'' گنے جاتے ہیں۔

گورو رویداس، راجہ پیپا، داؤد دیال، میرابائی رجب وغیرہ مشہور سنتوں نے اپنے اپنے کلام میں آپ کا ذکر بڑے عزت و احترام سے کیا ہے سکھوں کی مقدس کتاب ''گورو گرنتھ صاحب میں آپ کے کلام کو جمع کیا گیا ہے اور گورو صاحبان کے ساتھ کبیر کی بانی (کلام) بھی درج ہے۔ اس کے باوجود نہ تو کبیر صاحب کے ہمعصر شاعروں نے نہ تاریخ دانوں نے اور نہ ہی بعد میں آنے والے شاعروں نے ان کی زندگی کے بارے میں کوئی روشنی ڈالی۔ جہاں بیرونی رسومات میں بگڑے لوگوں نے کبیر صاحب کی سخت نکتہ چینی کی ہے وہاں اُن کے جانشینوں اور عالموں نے اُن کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیتے ہوئے اُن کی زندگی کے واقعات کو کراماتوں سے بھر دیا ہے۔

بانیٔ جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنے ملفوظات میں تین جگہ کبیر کا ذکر کیا ہے اور کبیر کی بانی کے ذریعہ عوام الناس کو اپنا مضمون کھول کر بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ایک جگہ بیان فرماتے ہیں۔

''انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامت اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اُس میں آجاتی ہے اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ کبیر نے سچ کہا ہے کہ

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی ذات بافندہ پر نظر کر کے شکر کرتا۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۰۵ ناشر نشر و اشاعت قادیان)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

انسان کو تکبر تعصب بھی نیکیوں سے محروم کر دیتا ہے اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں اس سے نجات پالوں گا۔ جو بالکل خام خیالی ہے۔ کبیر کہتا ہے کہ اچھا ہوا میں نے چماروں کے گھر جنم لیا ہے۔

کبیر اچھا ہوا ہم نیچ بھئے سب کو کریں سلام

خدا تعالیٰ وفاداری اور صدق سے پیار کرتا ہے اور اعمال صالحہ کو چاہتا ہے لاف و گزاف اُسے راضی نہیں کر سکتے۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۸۱)

قارئین! کبیر صاحب کی سوانح حیات منہ زبانی چلی آرہی داستانوں اور فسانوں کے ایسے لمبے دور سے گزر کر آتی ہے کہ اُس میں تصور و خیالات، حقیقت اور بناوٹ کی اتنی آمیزش ہو چکی ہے کہ خالص سچائی کی پہچان کرنا مشکل امر ہو گیا ہے۔ پھر بھی کبیر صاحب کے نام پر جو بانیاں آج ہمیں دستیاب ہیں اس کے مطالعہ سے ہمیں ایک ایسے عابد کامل کی شکل نظر آتی ہے جو صاف گو اور بے خوف تھا اپنے اصولوں کی خاطر ہر نکتہ چینی برداشت کرنے والا اور جبر و تشدد کے خلاف آواز بلند کرنے والا تھا۔

کبیر صاحب کے بارے میں سب سے پہلے نابھاداس کی ''بھگت مال'' میں ذکر آیا ہے۔ یہ کتاب ۱۵۸۵ء میں مکمل ہوئی تھی۔ اگرچہ اس میں کبیر کی پیدائش، ذات، ماں باپ کے متعلق کوئی واضح خبر نہیں ملتی مگر اس سے اُن کے عادات و شمائل اور اخلاق پر وسیع معلومات ملتی ہیں۔

کبیر صاحب ۱۳۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام نیرو اور والدہ کا نام نیما تھا جو ذات کے جولاہے اور بنارس کے گرد و نواح میں رہتے تھے۔ کبیر پنتھی مبالغہ کی حد کرتے ہوئے یہاں تک کہتے ہیں کہ آپ کے والدین حقیقی نہ تھے۔ آپ نے نور کی صورت آسمان سے اُتر کر بنارس کے قریب لہر تارا نامی ایک تالاب میں ایک بچے کی شکل اختیار کی تھی۔

کبیر صاحب کے ہم عصر سنتوں نے صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ کبیر صاحب کی پیدائش ایک مسلمان جلاہن کے بطن سے ہوئی تھی سنت رجب کہتے ہیں

جلاھن گربھے اُپنوں سادھ کبیر

(رجب بانی اسادھ مہما صفحہ ۱۳۰)

گورو رویداس جی کبیر صاحب کے ہم عصر تھے۔ آپ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ نہ صرف کبیر کے ماں باپ مسلمان تھے بلکہ خاندان میں عید وغیرہ تیوہاروں پر جانوروں کی قربانی دی جاتی تھی اور شیخوں، سیدوں اور پیروں کی منتیں مانی جاتی تھیں۔ آپ کہتے ہیں کہ کبیر صاحب کے والد شریعت کے پابند تھے اور بیٹے نے اپنی طرز زندگی اور مالک کل کی عبادت کے ذریعہ کل عالم میں شہرت حاصل کی۔

جاکے عید بقر عید کل گئو رے بدھ☆ کرہیہ
مانیہ شیخ سہیر پیر

☆ ذبح کرنا (پربندھک کمیٹی امرتسر)

جاکے باپ ویکی کری پوت ایکی سری
تھورے لوک پرسدھ کبیرا

(سری آدگرنتھ صفحہ ۱۲۹۳۔ ناشر گورو دوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر)

اوائل عمر سے ہی کبیر صاحب کا میلان طبیعت روحانیت کی طرف تھا۔ آپ کو باقاعدہ کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ نہ ملا مگر آپ کی تصنیفات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نہایت تیز فہم ایک سمجھدار انسان تھے جن کو عمیق مسائل سمجھنے اور گہرائی میں جا کر انکی چھان بین کرنے کی غیر معمولی قابلیت حاصل تھی۔ بچپن ہی سے آپ کپڑا بننے کے کاروبار میں اپنے باپ کے ساتھ ہاتھ بٹانے لگے تھے۔ رفتہ رفتہ اُن کو اپنے جدی کام میں مہارت حاصل ہو گئی مگر اس کے ساتھ ہی اُن کی روحانیت میں بھی دلچسپی بڑھتی گئی۔

کبیر صاحب کی بانی سے پتہ چلتا ہے کہ زندگی کے شروع میں اُن کی کئی فقراء سے ملاقات ہوئی۔ ممکن ہے ان سے کبیر صاحب کی دلی اور ذہنی تسلی نہ ہوئی ہو۔ بنارس میں مولد و مسکن ہونے کے سبب کبیر صاحب کو شریعت اور مذہبی رسومات کے کھوکھلے پن کا احساس ہو چکا تھا۔ اُن کی متلاشی نظر ظاہری عبادت اور پوجا پاٹھ کی بجائے کسی بلند حقیقت کی تلاش میں تھی۔ کبیر صاحب نے اپنے دوہوں میں جس راستہ کی تعلیم دی ہے وہ کلمہ یا شبد کا راستہ ہے۔ یہ جیتے جی مالک کل کے حصول اور بیرونی رسموں رواجوں کو چھوڑ کر اندر جانے کا راستہ ہے۔ اس کو شبد مارگ یا سرت شبد یوگ یا سلطان الاذکار کہا جاتا ہے۔ کبیر صاحب کو اس راہ کا بھید کس سے حاصل ہوا۔ اور کون اُن کا روحانی رہنما تھا۔ اس کے متعلق کوئی اشارہ نہیں ملتا کبیر صاحب نے اپنی تصنیفات میں خود اپنے بارے میں بہت کم لکھا ہے اپنے مرشد کامل کے متعلق تو انہوں نے کہیں کچھ نہیں لکھا لیکن ان کی بانی میں مرشد اور مرشد کے تئیں کئی عقیدت کے اشعار ملتے ہیں۔

ہندی شاعری آپ نے سوامی رامانند جی کی صحبت میں رہ کر حاصل کی۔ آپ نے اول ہندی شاعری میں علم و معرفت کے حقائق بیان کئے اس کے بعد اسی طرز پر گورونانک جی نے بھی لکھا۔ کبیر جی کے کلام کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:

برا جو دیکھن میں چلا تو مجھکو ملا نہ کوئے
جو دل کھوجیوں اپنا مجھ سے برا نہ کوئے
چلی چکی دیکھ دیا کبیر روئے
دو پاٹن کے بیچ میں باقی رہا نہ کوئے

کبیر صاحب شادی شدہ تھے۔ آپ کی اہلیہ کا نام لوئی تھا جس سے آپ کا ایک بیٹا اور بیٹی تھے۔ بیٹا کمال اور بیٹی کمالی ان چار افراد پر مشتمل آپ کا گھر عقیدت و روحانیت کے ماحول سے پُر تھا۔ پہلے عالموں کا خیال تھا کہ کبیر صاحب تا زندگی کاشی میں رہے مگر اب اس بات کے کئی ثبوت ملے ہیں کہ اپنی زندگی کے لمبے عرصے میں آپ دور دور تک سیاحت کے واسطے گئے۔ جن علاقوں میں آپ گئے ان میں اتر پردیش۔ بہار، اڑیسہ، مدھیہ پردیش، راجستھان اور پنجاب بھی شامل ہیں۔

آپ نے اپنی بانیوں میں کئی زبانوں کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جیسے اودھی، برج، بھوجپوری، میتھلی، راجستھانی، بندیل کھنڈی، پنجابی مراٹھی اور گجراتی۔ آپ نے سنسکرت عربی اور فارسی کے الفاظ کا بھی استعمال کیا ہے۔ آپ نے اپنی طویل ۱۲۰ سالہ عمر میں دوسرے فقراء کی طرح اپنی تعلیم بہم پہنچانے کیلئے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ کبیر۔ کہتے ہیں کہ وہ بلخ بخارا بغداد اور وسط شمال کے دیگر کئی علاقوں میں بھی گئے۔ اُن کے کچھ دوہوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مکہ شریف بھی گئے تھے لیکن اس بارہ میں ابھی مکمل تاریخی ثبوت دستیاب نہیں ہیں مگر محققین اس موضوع پر تحقیق کر رہے ہیں چنانچہ اس ضمن میں خاکسار پروفیسر 'واسودیو سنگھ' اچاریہ اور منتظم ہندی اور موجودہ بھارتیہ لسانیات کاشی ودیا پیٹھ یونیورسٹی بنارس کی کتاب ''کبیر - ساہتیہ۔ سادھنا اور پنتھ ناشر سنجئے بک سینٹر۔ گول گھر بنارس کا حوالہ دینا ضروری سمجھتا ہے۔ موصوف نے اپنی کا کتاب کے آخر میں کبیر صاحب کے سفروں کا ایک نقشہ دیا ہے۔ جس کی تصدیق کبیر چولا مٹھ بنارس کے مہنت اور پروفیسر شکر دیو سنگھ جیسے مشہور ہندی عالم نے بھی کی ہے۔ اس نقشہ کے مطابق کبیر صاحب نے نہ صرف کابل بلخ غزنی کا سفر کیا بلکہ بغداد کربلا مکہ شریف جدہ کا بھی دورہ کیا ہے۔

اس بات کی مزید تصدیق موجودہ کبیر پنتھی مٹھوں کی موجودگی سے بھی ہوتی ہے چنانچہ کبیر کی بانی یعنی ''بیجک'' کے مشہور مفسر ''ابھی لاش داس جی'' کبیر درشن۔ صفحہ ۶۷۷۔۶۷۶ میں کبیر پنتھی مٹھ کے فارس کابل اور عرب میں ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ بہر حال ابھی اس موضوع پر بہت کام کیا جانا باقی ہے۔ ذیل میں کبیر صاحب کی بانی میں سے کچھ ذکر کیا جاتا ہے تا کہ یہ بات قارئین کو سمجھ آجائے کہ اسلام کی صداقت و حقانیت کی روحانی تعلیم نے سارے برصغیر کو اپنی آب و تاب سے منور کیا ہے۔

کبیر صاحب کے نام سے موجود ادب کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ کبیر صاحب نے خود اقرار کیا ہے کہ ''مسی کاگد'' یعنی سیاہی کاغذ کو نہیں چھوا ہے مگر اُن کے نام پر ملنے والا ادب بے شمار ہے۔ کبیر پنتھیوں کا یقین ہے کہ اُن کے بانی ان گنت ہیں۔ پودوں پر جتنے پتے اور گنگا میں جتنی ریت ہے کبیر صاحب کے منہ سے اتنی بانی نکلی ہے۔

جیتے پتر بنسپتی اور گنگا کی رین
پنڈت بچارا کیا کہے، کبیر کہے مکھ بین

(بیجک ساکھی ۲۶)

ترجمہ: درحقیقت کبیر صاحب کے عقیدتمندوں نے مبالغہ سے کام لیا ہے لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگرچہ گذشتہ 70-80 سالوں سے کبیر صاحب کے ادب کی مستند اور غیر مستند کی تحقیق چل رہی ہے مگر محققین فی الحال کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے ہیں۔

محققین کے کاموں کو ہم دو طریق پر تقسیم کر سکتے ہیں۔ اوّل ادیبوں کا کام۔ دوم کبیر پنتھی سادھوؤں کا کام۔ ادیبوں میں اوّل بابو شیام سندر داس جی کے ذریعہ مرتبہ ''کبیر گرنتھاولی'' کا نام آتا ہے جو ناگری پرچارنی سبھا بنارس سے شائع شدہ ہے۔ اس طرح

کبیر رچناولی اجودھیا سنگھ اُپادھیائے ناشر ناگری پرچارنی بھی کافی معروف ہے۔ جبکہ کبیر پنتھیوں کے کام بھی نابھا داس کی ''بھگت مال'' شری گورو گرنتھ صاحب مشہور و معروف ہیں۔

کبیر صاحب کے موجودہ دستیاب ادب میں سب سے مشہور و معروف ''بیجک'' ہے جو کبیر پنتھیوں کیلئے وید کی طرح مقدس ہے بیجک کے معنی ہوتے ہیں چھپے ہوئے خزانہ کو بتانے والی فہرست

بیجک وِتّ بتاوئی جو بت گپتا ہوئے
سبد بتاوئے جے ئو کو بجھے برلا کوئے
(رمینی ۳۷)

یعنی جو وِتّ یعنی دھن گپت چھپا ہوا ہوتا ہے یعنی زمین ہی گاڑ کر یا کسی اور جگہ چھپا ہوتا ہے اُس کا پتہ صرف اُس کے نقشہ یا زائچہ سے معلوم ہوتا ہے اُسی طرح آدمی کے گپت دھن کو یعنی اُس کی اصل حقیقت و ماہیت کو سبو روپی بیجک (مرشد کامل کے ذریعہ ملا عرفان) بتلاتا ہے۔ کبیر صاحب کا مشہور ادب رمینی، ساکھی اور پد بیجک میں جمع ہے جو اسلامی تعلیم کا عکس پیش کرتا ہے:

کبیر کی بانی

لالی میرے لال کی جت دیکھو تت لال
لالی دیکھن میں گئی میں بھی ہو گئی لال
(بیجک)

یعنی میرے معبودِ حقیقی کا لال (نور) جتنا ہی غور کرتا ہوں بلند و بالا اور منور ہے۔ اُس نور (لالی) کو دیکھنے میں گیا یعنی اُس کا مشاہدہ کرنے کی میں نے کوشش و جستجو کی تو میں بھی لال ہو گیا یعنی اُس کے نور سے منور ہو گیا۔

کبیر ساتھی سو کیا جاکے سکھ دکھ نہیں کوئے
مل مل ہوئے کر کھیل سنوں کدے بچھوہ نہ ہوئے
(کبیر صاحب گرنتھاولی صفحہ ۶۸)

یعنی کبیر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ایسے مرد کو اپنا ساتھی بنالیا ہے جو دکھ اور سکھ سے مبرا ہے۔ میں اُس سے وصال کر کے ہمیشہ مسرور رہوں گا کیوں کہ اب میری اُس سے جدائی نہیں ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ کبیر صاحب نے صوفیاء کی زبان میں اپنے آپ کو فنافی اللہ کے مقام پر پہنچا دیا ہے اور جس ذات میں کبیر صاحب فنا ہوئے ہیں اُس کی نشانی یہ ہے کہ

''جاکے سکھ دُکھ نہیں کوئے'' یعنی جس کو سکھ دکھ کوئی نہیں ہے اس بات کو ایک دوسری جگہ کبیر صاحب نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

جوگی گورکھ گورکھ کریئے ہندو رام نام اُچاریئے
مسلمان کہہ ایک خدائی کبیر کا سوامی گھٹ گھٹ رہیو سمائی
(کبیر گرنتھاولی پد ۱۲۸)

یعنی گورکھ ناتھی گورکھ گورکھ کی رٹ لگاتے ہیں اور ہندو رام نام کی جبکہ مسلمان ایک خدا کے قائل ہیں اور کبیر سوامی خدا تو ذرہ ذرہ کائنات میں سمایا ہوا ہے اور وہ محدود نہیں بلکہ لامحدود ہے۔ چنانچہ ہندی زبان کے مشہور محققین بھی کبیر کے صوفیاء کی تعلیم سے متاثر ہونے کے قائل ہیں۔ مشہور محقق آچاریہ رامچند رشکل اپنی شہرہ آفاق کتاب ''ہندی ساہتیہ کا اتہاس'' (یعنی ہندی ادب کی تاریخ) ناشر ناگری پرچارنی سبھا بنارس میں لکھتے ہیں کہ

ترجمہ: کبیر نے جس طرح ایک نراکار ایشور کے لئے بھارتیہ ویدانت کا پلہ پکڑا اُسی طرح نراکار (جس کا آکار یعنی صورت نہ ہو) ایشور کی بھگتی، عبادت کے لئے صوفیوں کا فنافی اللہ ہونا لیا اور اپنا نرگن پنتھ دھوم دھام سے نکالا۔

قرآن مجید کی تعلیم لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر (الانعام: ۱۰۴) یعنی نظریں اُس تک نہیں پہنچ سکتیں اور وہ نظروں تک پہنچتا ہے اور وہ مہربانی کرنے والا اور حقیقت پر آگاہ ہے) کو کبیر صاحب نے کتنے خوبصورت اور عام فہم الفاظ میں پیش کیا ہے لکھتے ہیں۔

ایک کہوتو ہے نہیں دوئے کہوتو گار (بمعنی گالی)
ہے جیسا تیسا رہے کہیں کبیر وچار
(بیجک اساکھی ۱۲۰)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس اعلیٰ حقیقت کو نہ اس مادی دنیا کے دائرے میں بند کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی زبان و بیان کی قید میں جکڑا جا سکتا ہے نفس خود لطیف ہے لیکن باوجود لطیف ہونے کے وہ لطیف الخبیر کی حقیقت کو مکمل سمجھنے سے قاصر ہے۔

نفس کے متعلق کبیر صاحب بیان کرتے ہیں
تین لوک چوری بھئی سب کا دھن ہر لینا
بنا سیس کا چوروا پڑا نہ کاہو چینہا
(کبیر ساکھی سنگرہ۔ صفحہ ۱۴۷-۱۰)

یعنی کبیر صاحب کہتے ہیں خدا تعالیٰ کو پہچاننے کی راہ میں انسان کا نفس اس کا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔ جس طرح ظاہری چوری انسان کے اسباب چراتا ہے ویسے نفس انسان کی نیکیوں کو چرا لیتا ہے اور اُس کی روحانی پونجی کو لوٹ لیتا ہے نفس کے چوری کا یہ عالم ہے کہ وہ تینوں لوک میں ہر ذی روح کا دھن لوٹ لیتا ہے اور کسی کو بھی چین نہیں لینے دیتا۔

نفس کی تباہ کاریوں اور فتنہ انگیزیوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا ہی پر معارف کلام بیان فرماتے ہیں۔

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے وہ پیدا سامانِ دمار
جس نے نفسِ دوں کو ہمت کر کے زیر پا کیا
چیز کیا ہے اس کے آگے رستم و اسفندیار
(درثمین)

دنیا کی بے ثباتی کے متعلق تقریباً تمام صوفیا و اولیاء کے کلام میں اشعار ملتے ہیں کبیر صاحب کی بانی بھی اس اوصاف سے خالی نہیں ہے۔ چنانچہ سیدنا المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ سورۃ فرقان کی آیت تبٰرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ'' کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں۔

''یہ بظاہر ایک مختصری آیت ہے جس سے سورہ فرقان کا آغاز کیا گیا ہے لیکن اگر غور سے کام لیا جائے تو اس چھوٹی سی آیت میں ہی مسلمانوں کے لئے وسیع

برکات خلافت

انعام خلافت ہے خدا تعالیٰ کی رحمت
وابستہ ہے اسلام کی اب اس سے ہی عظمت
اسلام کو ماضی میں جو حاصل ہوئی طاقت
یہ راز تھا طاقت کا کہ حاصل تھی خلافت
معدوم ہوئی قدر خلافت جو دلوں سے
تب آگیا مسلم پہ عجب دور ذلالت
اب مہدئ موعود کا آیا ہے زمانہ
صد شکر کہ پھر ہم میں ہوئی جاری خلافت
توحید کی پھر چلنے لگیں ٹھنڈی ہوائیں
تثلیث کے ایوان کی مٹنے لگی نخوت
اب حضرت مسرور ہیں مہدی کے خلیفہ
حاصل ہے انہیں صبح و مسا مولیٰ کی نصرت
وہ نورِ محمدؐ سے جہاں کرتے ہیں روشن
بھرتے ہیں وہ ہر دل میں سدا دین کی الفت
مومن تیرا احسان کہاں بھولے گا یا رب
بخشی ہے ہمیں تو نے خلافت کی یہ نعمت

(خواجہ عبد المومن اوسلو ناروے)

اور مکمل لائحہ عمل بیان کر دیا گیا ہے۔ یوں تو کروڑوں مسلمان دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن محض نام رکھنے سے کسی چیز کے اندر وہ حقیقت پیدا نہیں ہو جاتی جس حقیقت کا اصل چیز کے اندر پایا جانا ضروری ہوتا ہے...... ہمارے ملک کا ایک شاعر کہتا ہے کہ دنیا بھی عجیب مقام ہے جس میں ہر بات الٹی نظر آتی ہے وہ کہتا ہے

رنگی کو نارنگی کہیں بنے دودھ سے کھویا
چلتی ہوئی کو گاڑی کہیں دیکھ کبیرا رویا

یعنی نارنگی جو ایک خوش رنگ رکھتی ہے لوگ اس کو نارنگی کہتے ہیں جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس کا کوئی رنگ نہیں اور دودھ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اُسے کھویا کہتے ہیں حالانکہ کھوئی ہوئی چیز وہ ہوتی ہے جو ضائع ہو جائے اس طرح جو چیز چلتی ہے لوگ اُسے گاڑی کہتے ہیں حالانکہ گڑی ہوئی چیز وہ ہوتی ہے جو چل نہ سکے کبیر کہتا ہے کہ دنیا کی الٹی باتیں دیکھ کر میرے دل کو بہت دُکھ ہوا کہ یہ دنیا کتنی غیر معقول ہے کہ ہر چیز کا الٹا نام رکھتی ہے۔ (صفحہ ۴۱۹-۴۲۰)

صحبت صالحین عرفان حق کیلئے ایک ضروری امر ہے چنانچہ قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ کونوا مع الصادقین (التوبہ: ۱۱۹)

اور صراط الذین انعمت علیھم (سورۃ فاتحہ ۷) کبیر کے الفاظ میں صحبت صالحین کی اہمیت سنئے۔

سنگت سے سکھ اُپجے کسنگت سے دُکھ جوئے
کہے کبیر تہاں جایئے سادھ سنگ جہاں ہوئے
سنگت کیجئے سنت کی جن کا پورا من
ان توے ہے دیت ہے نام سریکھا (جیسا) دھن

کبیر صاحب کے متعلق حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب ''تحفہ بنارس'' صفحہ ۸ میں ''باخدا آدمی'' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں چنانچہ آپ بنارس اور اہل بنارس کو توحید کا پیغام پہنچاتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''کبیر صاحب جو ایک باخدا آدمی تمہارے اس شہر میں گذر چکے ہیں اور جن کے نام پر بنارس میں ایک محلہ بھی آباد ہے (خاکسار ناقل کو دوران تعلیم شاستری بنارس میں اس محلے اور کبیر کے متبرک تبرکات کو خود دیکھنے کا موقع ملا ہے) اور کبیر کا چورا بھی ہے فرماتے ہیں۔

کرتا کو سکھ گھند جاکے پتی ہے ایک
من میلی لیچارنی جاکے خصم انیک

جس کا معبود ایک ہے اُس کو زیادہ سکھ ہے مشرک دل کا میلا ہوتا ہے اور اُس کے معبود بہت ہوتے ہیں۔

اس طرح حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۹ پر کبیر کو ''خدا پرست'' کہا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

''اے کاشی تو میری سن...... قدیم زمانہ میں تو بڑا مقدس شہر تھا۔ مگر اب تو تیری یہ حالت ہو گئی ہے کہ کبیر جیسے خدا پرست نے تجھ میں اپنے آخری دم بھی گزارنے پسند نہ کئے چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

جو کبیرا کاشی مرے تو رامے کون ہنورا۔ چلو مگہر چلیں۔

نوٹ: ''اولیائے ہند و پاکستان'' کے مؤلف فاروق ارگلی ناشر رتن اینڈ کو بک سیلرز دریبہ کلاں دہلی ۱۹۴۱ء کے نزدیک کبیر صاحب حضرت شیخ تقی سہروردیؒ کے خلیفہ تھے۔ اور مشاہیر زمانہ و صاحب کرامت ولی تھے۔ دیکھئے صفحہ ۱۷۰)

غرض یہ کہ کبیر صاحب کی شخصیت ان کے ہم عصر سنتوں کی شہادتوں اور انکی اپنی بانیوں کے ثبوت سے ایکیشور واد کی طرف رہنمائی کر رہی ہیں اور ان کے باخدا، خدا پرست ہونے کی گواہیاں دے رہی ہیں۔ آج بھی موجودہ کبیر پنتھی دیگر ہندو فرقوں کی نسبت شرک سے بہت دور ہیں آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ''خدا پرست'' کبیر کے متعلق مزید تحقیق کی جائے۔

صوبائی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ کرناٹک

امسال صوبائی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ کرناٹک جماعت احمدیہ مرکرہ میں ۲۸ اور ۲۹ مئی کو نہایت شایان شان طریق پر منعقد کیا گیا۔ اجتماع کے جملہ پروگرام مسجد بیت الہدیٰ مرکرہ میں منعقد ہوئے۔ مکرم برکات احمد سلیم صاحب ناظم انصار اللہ کرناٹک کی نگرانی میں مقامی زعیم انصار اللہ مکرم ایم ایف بشیر احمد اور دیگر انصار احباب مرکرہ، مکرم جے ایم شریف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ اور انکے خدام نے شب و روز نہایت محنت اور جانفشانی سے ڈیوٹیاں سرانجام دے کے اجتماع کو کامیاب بنایا۔ علما کرام نے شرکت فرما کر اجتماع کی رونق کو بڑھایا۔ اور تعاون کیا۔

۲۸ مئی کو نماز تہجد کے ساتھ اجتماع کے پروگراموں کی ابتدا ہوئی۔ مکرم شیخ محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ مرکرہ نے نماز تہجد پڑھائی اور بعد نماز فجر درس دیا۔ مکرم ظفر احمد شحنہ صاحب آف گلبرگہ نے نماز فجر پڑھائی۔ مکرم کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوئمبٹور (مہمان خصوصی) نے لوائے انصار اللہ لہرایا اور دعا کرائی۔ صبح ۱۰ بجے اجتماع کے افتتاحی پروگرام کا آغاز ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم ایم اے بشیر احمد صاحب صدر جماعت مرکرہ نے کی۔ مکرم نور احمد صاحب آف بینگلور نے تلاوت کی اور مکرم قریشی عظمت اللہ صاحب آف بینگلور نے ترجمہ پیش کیا۔ مکرم ناظم صاحب انصار اللہ کرناٹک نے انصار اللہ کا عہد دوہرایا۔ مکرم اسد اللہ صاحب آف بینگلور نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ خاکسار نے استقبالیہ تقریر کی مکرم برکات احمد سلیم صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کے خصوصی پیغامات پڑھ کر سنائے۔ مکرم تمیم عباس صاحب نے کنڑ زبان میں پیغامات کے تراجم پیش کیے۔ مکرم اللہ بخش صاحب زعیم انصار اللہ شموگہ، مکرم ظفر احمد صاحب شحنہ آف گلبرگہ، مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور، مکرم کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوئمبٹور نے یکے بعد دیگر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد افتتاحی پروگرام ختم ہوا۔ بعد ازاں انصار کے مختلف علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

۲۹ مئی کو نماز تہجد کے ساتھ پروگراموں کی ابتدا ہوئی مہمان خصوصی مکرم کے محمود احمد صاحب نے نماز تہجد پڑھائی۔ مکرم محمد کلیم خان صاحب نے نماز فجر پڑھائی اور درس دیا۔ صبح ۱۰ بجے اختتامی اجلاس اور تقریب تقسیم انعامات کا آغاز ہوا۔ صدارت مکرم برکات احمد سلیم صاحب ناظم انصار اللہ کرناٹک نے کی۔ مکرم غلام احمد صاحب معلم نے تلاوت کی۔ مکرم اسد اللہ صاحب بنگلور نے ترجمہ پیش کیا۔ مکرم عبد الغنی صاحب آف شموگہ نے نظم سنائی بعدہ مکرم محمد کلیم خان صاحب، مکرم شیخ محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ مرکرہ، مکرم تمیم عباس صاحب آف مرکرہ، مکرم کے محمود احمد صاحب نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ اور مکرم عظمت اللہ صاحب قریشی آف بنگلور اور مکرم مظفر احمد صاحب مرکرہ، مکرم محمد اسحٰق صاحب گلبرگہ نے نظمیں پڑھیں صدارتی خطاب میں مکرم ناظم صاحب نے بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب کے بعد مکرم اکبر علی صاحب بعمر ۱۸ سال بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اسکے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم پی عبد الرحمان صاحب مرکرہ نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد اجتماع کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اجتماع کے دوسرے روز ۲۹ مئی کو تمام مرد و زن جماعت احمدیہ مرکرہ کو تربیتی اجلاس میں شرکت اور دعوت طعام دی گئی۔ اجتماع میں کھانے پینے اور دیگر انتظامات بہترین کئے گئے تھے۔ دوسرے روز کے آخری اجلاس کی حاضری ۱۹۵ تھی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(ایم ایف بشیر احمد زعیم مجلس انصار اللہ مرکرہ)

پلکھنڈی، کرتنیا پاڑا، آرمادی بنگال میں تربیتی اجلاسات

۳ مئی کو احمدیہ مسجد پلکھنڈی میں جماعت احمدیہ کا جلسہ زیر صدارت مکرم محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال، آسام منعقد کیا گیا۔ جسمیں تلاوت و نظم کے بعد مکرم ابو الکلام ازاد صاحب، مکرم امجد علی صاحب، مکرم حافظ غلام رسول صاحب، مکرم سراج الاسلام صاحب اور خاکسار نے مختلف تبلیغی و تربیتی امور پر تقریر کی۔ صدر جلسہ کے خطاب و اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین کے طعام کا انتظام پلکھنڈی جماعت نے کیا۔

۴ مئی کو بعد نماز مغرب و عشا جماعت احمدیہ کرتنیا پاڑا کے زیر اہتمام احمدیہ مسجد کے احاطہ میں زیر صدارت مکرم محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مرزا محمد حبیب اللہ صاحب، مکرم محمد عارف الحق صاحب، مکرم عطاء الرحمان صاحب، اور خاکسار نے مختلف تبلیغی و تربیتی امور پر تقریر کی صدر جلسہ کے خطاب و اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ علاقہ کے غیر احمدی احباب بھی اس جلسہ سے مستفید ہوئے۔ آخر پر سب حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔

۵ مئی کو جماعت احمدیہ آرمادی کے زیر اہتمام آرمادی ہسپتال کے میدان میں جلسہ سیرت النبی ﷺ مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مرزا محمد حبیب اللہ صاحب، مکرم حافظ غلام رسول صاحب، مکرم عطاء الرحمان صاحب نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ محمد علی مبلغ و سرکل انچارج مرشد اباد بنگال)

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں
نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

واقفین و واقفات نو قادیان کے ٹور و تعلیمی و تربیتی مساعی

واقفات نو نے مورخہ 5.7.05 کو حضرت امیر صاحب مقامی کی اجازت سے دھرمشالہ اور میکلوڈ گنج ہماچل ٹور کیا ۲ بجے دھرمشالہ میں پہنچکر دوپہر کا کھانا کھایا گیا اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائگی کے بعد واقفات نو نے دھرمشالہ کی بستی کے اکناف و اطراف کو دیکھا اور رات ۸ بجے واپس اپنی قیام گاہ پہنچے۔ رات کا کھانا کھانے سے پہلے واقفات نو نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھیں۔ رات ایک ہوٹل میں قیام کیا دوسرے دن میکلوڈ گنج کیلئے بوجہ شدید بارش دس بجے روانہ ہوئے۔ گاڑیوں میں بیٹھے بیٹھے ہی واقفات قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوئیں۔ یہاں سے روانہ ہونے کے بعد واقفات نو نے مادھو پور اور گورداسپور میں پارک کا بھی نظارہ کیا۔ راستے میں مختلف سیر گاہوں کو دیکھتے ہوئے رات آٹھ بجے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام واقفات و نگران اپنے اپنے گھروں کو بخیر و عافیت پہنچے۔

۲۔ مورخہ 12.7.05 کو حضرت امیر صاحب مقامی کی اجازت سے واقفین نو نے ٹور کا پروگرام بنایا صبح ساڑھے سات بجے ۲۹ افراد پر مشتمل یہ قافلہ تین دن کے ٹور پر روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل امیر قافلہ مکرم دلاور خان صاحب نے دُعا کروائی۔ دھرمشالہ پہنچنے سے پہلے واقفین نو نے کانگڑہ کے قلعہ کو دیکھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے اس کے علاوہ ان عزیز بچوں نے دھرمشالہ۔ میکلوڈ گنج، ڈل جھیل باسوناتھ مندر کے عقب میں قدرتی آبشار، Stadium دھرم شالہ، چونڈہ مندر کے قرب سومنگ پول اور مختلف سیر گاہوں کو دیکھا۔ منتظمین نے باجماعت نمازوں کا اہتمام کیا۔ اور نماز فجر کے بعد درس بھی ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت قادیان میں واقفین و واقفات نو کی تعداد تین سو سے زیادہ ہے ان سب کی تعلیم و تربیت کیلئے قادیان کو چار حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر حلقہ میں محترم چیئرمین صاحب وقف نو بھارت کی اجازت سے سیکرٹری وقف نو اور سیکرٹری واقفات نو مقرر کئے گئے ہیں تا کہ واقفین نو اور واقفات کی علیحدہ علیحدہ کلاسز لگیں اور اپنے اپنے دائرے میں رہتے ہوئے بہتر رنگ میں تعلیم و تربیت ہو سکے۔

کثیر تعداد میں واقفین و واقفات دینی کلاسوں اور تربیتی اجلاسوں میں شامل ہوتے ہیں دینی کلاسوں میں شامل ہونے والے بچوں کے مقابلے بھی کروائے جاتے ہیں اور اول دوم و سوئم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیکر حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

روزانہ کلاسز لگانے کے علاوہ ہر ماہ ہر چار حلقہ جات کا مشترکہ اجلاس بھی کیا جاتا ہے جس میں والدین کو بھی شامل ہونے کی تحریک کی جاتی ہے اور ایسے تمام اجلاسوں میں جو مشترکہ ہوں یا حلقہ واری ہوں علماء سلسلہ اور بزرگان سے بھی خطاب کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔

امسال ناظرہ قرآن کریم ختم کرنے کیلئے ایک خصوصی مُہم چلائی گئی اور ہر حلقہ سے ایسے تمام واقفین و واقفات کی فہرست تیار کی گئی جنہوں نے صحیح تلفظ کے ساتھ ناظرہ قرآن کریم ختم کیا ایسے تمام خوش نصیب بچوں بچیوں کیلئے دفتر وقف نو بھارت کی طرف سے سند اعزاز دی جائے گی۔ واقفات نو حضور انور کے خطبات کا خلاصہ نکال کر چیک کراتی ہیں۔ دوران ماہ واقفین نو اور واقفات نو نے مختلف پروگرامز بنائے ان میں سے ایک ہند و پاک کے بارڈر پر ہونے والی پریڈ کے مشاہدہ کا پروگرام تھا۔ واقفین نو نے ذاتی اخراجات کر کے بارڈر کے علاوہ امرتسر کے دوسرے تاریخی اور اہم مقامات کو دیکھا اور لطف اندوز ہوئے۔

ماہ مئی میں مجلس عاملہ کی دو بار میٹنگ ہوئی جس میں بچوں کو زیادہ سے زیادہ دینی علوم سے آراستہ کرنے کی تجاویز پر غور کیا گیا ایک خصوصی اجلاس میں محترم صدر صاحب عمومی، محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھی شامل ہوئے۔

دوران ماہ سیکرٹریان و سیکرٹریات نے واقفین و واقفات کی فائلیں مکمل کرنے کی طرف توجہ دی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام واقفین کو اپنے عہد وقف کو پورا کرنے کی توفیق دے۔

(سیکرٹری واقفین نو قادیان)

مسعود پور حصار (ہریانہ) میں تربیتی جلسہ

گاؤں مسعود پور (ہریانہ) میں بعد نماز ظہر و عصر مکرم روشن خان صاحب صدر جماعت مسعود پور کی زیر صدارت تربیتی جلسہ ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مانگے خان صدر جماعت گھرائے نے بعنوان ''احمدیت نے ہمیں کیا دیا'' خاکسار حافظ فرمان احمد معلم سلسلہ رتیہ (ہریانہ) نیز مکرم منیر خان صاحب مبلغ دھرادون (اترانچل) نے تقریر کی بعدہ صدر صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کی حاضری ۵۰ افراد تھی سبھی افراد کو کھانا کھلایا گیا جس کا انتظام مکرم روشن خان صاحب نے کیا احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ہریانہ اور خصوصا مسعود پور کی جماعت کو زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرمائے اور بہکانے والے مولویوں سے اللہ محفوظ رکھے اور گاؤں کے سبھی احمدی خاص کر صدر صاحب کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازے دوران کا ایک بھائی کچھ دنوں سے زیر علاج ہے اس کی کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(حافظ فرمان احمد گنگوہی قائمقام انچارج حصار زون ہریانہ)

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے

سولھویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

نیوزی لینڈ کے ڈپٹی سپیکر اور حزب اختلاف کے خصوصی نمائندگان کی شمولیت

آسٹریلیا اور جزائر فجی سے وفود کی تشریف آوری

(مبارک احمد خاں۔ افسر جلسہ سالانہ)

نیوزی لینڈ آسٹریلیا کے مشرق کی طرف ایک ہزار میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ بہت ہی دل لبھانے والے قدرتی مناظر سے بھرا ہوا ہے۔ جہاں ایک طرف فلک بوس پہاڑ برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں لیے خدا کی تسبیح کر رہے ہیں تو دوسری طرف میلوں لمبی سرسبز وادیاں خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ انسان کی روح اس کے قدرتی مناظر سے متاثر ہو کر اپنے مولیٰ کی حمد کے گیت گانے لگتی ہے۔ یہ ملک دو بڑے جزائر پر مشتمل ہے جنہیں شمالی اور جنوبی جزیرے کہا جاتا ہے۔ اس کا دارالخلافہ ولنگٹن (Wallington) ہے لیکن اس کا سب سے بڑا شہر آکلینڈ Auckland ہے۔ نیوزی لینڈ کی کل آبادی ۴۰ لاکھ ہے۔ یہاں کے مقامی لوگوں کو موری maori کہا جاتا ہے جو کل آبادی کا تین فیصد ہیں۔ اکثریت یورپین کی ہے لیکن بہت سی اور قومیں مختلف ممالک سے آکر یہاں آباد ہو چکی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ کی ہدایات اور رہنمائی کے تحت خاکسار کو ۱۹۸۷ میں نیوزی لینڈ میں جماعت احمدیہ کے قیام کی توفیق ملی۔ اب بفضل خدا یہاں پر ۲۵۰ احمدی آباد ہیں اور ساڑھے تین ایکڑ پر مشتمل اپنا مرکز ہے۔ ۱۹۸۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بہت ہی کامیاب دورہ سے یہ چھوٹی سی جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ دنیا کے نقشہ پر ابھری۔ اس وقت ڈاکٹر محمد سہراب صاحب یہاں کی جماعت کے نیشنل صدر ہیں۔

وقار عمل کے شاندار نظارے

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے مرکز 'بیت المقیت' میں پچھلے سال توسیع کر کے اس میں لجنہ ہال اور مشنری ہاؤس بنایا گیا تھا۔ امسال اس عمارت کو پینٹ کرنا، ماحول کو صاف کرنا، پھول بوٹوں سے آراستہ کرنا اور پھر بلڈنگ کے اندر مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش کے لئے دیواروں کو خوبصورت موزوں اور برمحل رنگین بینرز سے سجانا ایک ناممکن کام نظر آرہا تھا مگر اللہ تعالیٰ کے مسیح کے فرزانوں نے دن رات ایک کی۔ تین ہفتہ متواتر تک کام کے بعد سیدھے مرکز پہنچ کر ایک ایک کام کو سرانجام دیا۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں سکول سے فارغ ہو کر بینرز پینٹ کرتیں۔ خدام اور انصار عمارت کو پینٹ کر رہے ہوتے تو مستورات خوبصورت پھول لا کر باغیچہ ترتیب دے رہی ہوتیں۔ جلسہ سے ایک روز قبل پوری عمارت دلہن کی طرح سج رہی تھی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان فرزانوں کے اخلاص اور ایمان میں برکت ڈالے اور ان کو فضلوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ کا انعقاد

ہمارے دو روزہ سولھویں جلسہ سالانہ کا انعقاد ۱۷ار دسمبر بروز جمعہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامسؑ کے نمائندہ خصوصی امیر جماعت فجی مکرم نعیم احمد صاحب چیمہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور نیشنل صدر ڈاکٹر محمد سہراب صاحب نے نیوزی لینڈ کا پرچم لہرایا۔ بعدہٗ صدر صاحب نے جلسہ سالانہ پر آنے والے معزز مہمانوں اور مقامی احباب کو جلسہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح اور دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ مکرم مولانا نعیم احمد صاحب چیمہ نے داعی الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں پارلیمنٹ کے ممبران کے علاوہ بیرونی وفود نے بھی شرکت کی۔ مکرم ڈاکٹر محمد سہراب صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے جماعت احمدیہ کی انسانی خدمات کے موضوع پر جماعت کو بتلایا کہ کس طرح ہیومینٹی فرسٹ Humanity First کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں تعلیم اور صحت کے میدان میں احمدی اساتذہ اور ڈاکٹر صاحبان خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مکرم شکیل احمد صاحب منیر جو آج کل قرآن پاک کا موری زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں نے اسلام کے بارہ میں غلط نظریات پر عالمانہ تقریر کی۔ آپ نے یورپین میڈیا اور ملاؤں کی کم علمی اور ذاتی مفاد کے باعث اسلام کو جو نقصان پہنچ رہا ہے اس کی وضاحت کی اور کہا کہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ خود کو مسلمان کہنے والے جذبات میں آکر جہاد کو غلط طریق سے استعمال کر رہے ہیں۔

حزب اختلاف نیشنل پارٹی کی پارلیمنٹ کی ممبر پنزی وانگ Pensi Wong نے کہا کہ ہم سب نیوزی لینڈ کے شہری ہیں اور برابر کے حقوق رکھتے ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی قابلیتوں کو مثبت رنگ میں اعلیٰ سطح پر کام میں لائیں جیسے پالیسی میکر، سیاست اور حکومت کے اعلیٰ ادارے۔ اس طرح آپ لوگوں میں مقبول ہوں گے اور بحیثیت قوم بھی ایک اچھا نام پائیں گے۔ پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر راس رابرٹسن Ross Robertson نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں نے آپ کے لیڈر (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع) کی تصویر کو دیکھا تو مجھے یاد آیا کہ میں ان کو ۱۹۸۹ء میں جب وہ نیوزی لینڈ کے دورہ پر تشریف لائے تھے تو ملا تھا۔ آپ کے سابق نیشنل صدر مکرم مبارک خان صاحب سے میری پرانی دوستی ہے انہوں نے مجھے اس وقت دعوت دی تھی۔ آپ نے کہا کہ کسی بھی معاملہ میں اگر کسی فرد کو مدد کی ضرورت ہو تو وہ مجھے دفتر میں مل سکتا ہے اور میں ضرور اس کی مدد کروں گا۔ آپ نے کہا کہ میں عنقریب پاکستان جا رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میں وہاں پر احمدی احباب سے ملاقات کروں۔

جلسہ سالانہ میں تربیت اولاد کے موضوع پر مکرم چوہدری محمد یاسین صاحب سیکرٹری تربیت نے کہا کہ بچوں کی تربیت کی طرف والدین کو شروع سے ہی توجہ دینی چاہئے۔ ان کا اپنا نمونہ ایسا ہونا چاہئے کہ بچے اس سے سبق سیکھیں۔ مکرم یونس حنیف صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے اپنے ذاتی تجربات کے حوالے سے نوجوانوں کو آج کی سوسائٹی کے خطرات سے بچنے کے طریقے بتائے۔

جلسہ کے آخری اجلاس میں تعلیمی میدان میں حسن کارکردگی کی بنا پر انعامات دیئے گئے۔ خاکسار نے بحیثیت سیکرٹری تعلیم اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے بچے اور بچیوں کا تعارف کروایا اور مکرم نیشنل صدر صاحب نے انعامات تقسیم کیے۔

آخر میں مکرم محترم مولانا نعیم احمد صاحب چیمہ امیر و مشنری انچارج فجی نے احباب جماعت کو نصیحت کی آپ نے کہا کہ یہ سوچنا چھوڑ دیں کہ آپ ایک چھوٹی جماعت ہیں۔ اس جماعت کو قائم ہوئے اب ۱۸ سال ہو چکے ہیں۔ آپ میں فجی سے بہت تجربہ کار احمدی ہجرت کر کے آئے ہیں اس لئے تبلیغ کے میدان میں اپنی پوری کوشش لگا دیں۔ آپ نے کہا کہ ہر ایک احمدی وعدہ کرے کہ وہ اگلے سال جلسہ سالانہ سے پہلے کم از کم ایک نیا احمدی ضرور اپنے ساتھ لائے گا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح خامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے حوالے سے تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے صحابہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی مثالیں دیں اور کہا کہ احمدیوں کو اپنے دلوں میں اپنے خلیفہ سے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور حضرت رسول اکرم ﷺ سے صحابہ کی طرح کی محبت پیدا کرنی چاہیے۔ آخر میں آپ نے دعا کروائی اور جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا یہ دو روزہ سولھواں جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

******

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔

مورخہ ۲۶ جولائی نماز جنازہ حاضر:: مکرمہ طاہرہ بشریٰ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحمان صاحب چوہدری مرحوم بقضائے الٰہی وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نیک، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے یو کے میں بطور صدر لجنہ دینی خدمات کی توفیق پائی۔

نماز جنازہ غائب::

۱۔ مکرم ملک محمد عبد اللہ ریحان صاحب ۲۸ جون ۲۰۰۵ کو مختصر سی علالت کے بعد بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ احمد یے والا ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ اور ۱۹۶۰ میں خود تحقیق کرنے کے بعد احمدیت میں شامل ہوئے۔ آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھی بطور استاد تعینات رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد تحریک جدید کے دفاتر میں خدمات دینیہ بجا لاتے رہے۔ آپ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کے بہنوئی تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چھے بیٹیاں اور ایک بیٹا مکرم عطاء القدیر صاحب (مقیم جرمنی) چھوڑے ہیں۔

۲۔ مکرم محمد لئیق صاحب (ریٹائرڈ آرمی آفیسر) ۱۵ مئی ۲۰۰۵ کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم پچھلے ۱۵ سال سے یو کے میں مقیم تھے۔ اور سپن ویلی جماعت کی مقامی عاملہ میں سیکرٹری تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ نیک، دعا گو، نظام جماعت کے پابند، اور خلافت سے محبت رکھنے والے متقی انسان تھے۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ ۳ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مورخہ ۴ راگست نماز جنازہ حاضر::

مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم مولوی ڈاکٹر عبد الکریم صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ملتان ۲۹ جولائی ۲۰۰۵ کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کوبلنز (جرمنی) سے یہاں جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ مرحوم مہمان نواز، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے بحیثیت زعیم انصار اللہ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ۴ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

۲۔ مکرمہ غزالہ شہناز باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد باجوہ صاحب ۲۹ جولائی ۲۰۰۵ کو ہارٹ اٹیک سے بعمر ۴۶ سال لاہور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک، خدا ترس اور متقی خاتون تھیں۔ آپ شیخ صالح محمد صاحب آف ایسٹ افریقہ کی پوتی اور خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب کی نواسی تھیں انکی میت پاکستان سے لندن لائی گئی اور یہیں تدفین ہوئی۔

مضامین رپورٹیں و نظم وغیرہ ایڈیٹر بدر کے نام ارسال کریں

اور مالی معاملات سے متعلق خط و کتابت مینیجر بدر کے نام کریں

وصایا یہ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15676 میں عبد الباسط ولد مولوی عبد المطلب درویش قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.3.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پونے چار مرلہ زمین پر مکان ملحقہ پرانا جلسہ گاہ ۵ بھائی حصہ دار ہیں۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2990 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد سفیر احمد شمیم العبد عبد الباسط گواہ شد مظفر احمد ناصر

وصیت نمبر 15677 میں یو ممتاز زوجہ وی کے عبد الرحیم قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک ہار ۲۰ گرام موجودہ قیمت 11250 روپے انگوٹھی ایک عدد ۴ گرام قیمت 2250 روپے۔ حق مہر ۱۶ گرام سونا قیمت 9000 روپے۔ (حق مہر میرے شوہر نے مجھے سونے کی صورت میں دیا ہے۔) میزان 22500 روپے۔ اس وقت میرے والدین حیات ہیں مشترکہ جائداد تقسیم نہیں ہوئی ملنے پر دفتر ھذا کو اطلاع دوں گی۔

میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد کے عبد السلام الامۃ یو ممتاز گواہ شد یو عبیب احمد

وصیت نمبر 15678 میں ٹی عصمت سلام زوجہ کے عبد السلام معلم وقف جدید قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک ہار 32 گرام -/18000 انگوٹھی ایک عدد ۴ گرام 2250 روپے۔ چوڑی تین عدد 24 گرام 13500 روپے۔ حق مہر ایک چوڑی ۸ گرام 4500 روپے۔ (حق مہر میرے شوہر نے مجھے سونے کی صورت میں دیا ہے۔) ایک سیٹ بالیاں دو عدد ۸ گرام 4500 روپے۔ کل -/42750 روپے۔ اس وقت میری والدہ حیات ہیں مشترکہ جائداد تقسیم نہیں ہوئی ملنے پر دفتر ھذا کو اطلاع دوں گی۔

میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد کے عبد السلام الامۃ عصمت سلام گواہ شد ای یو عبد الکریم

وصیت نمبر 15679 میں یو مشودہ زوجہ پی کے نذیر احمد قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اس وقت میری والدہ کی طرف سے دس سنڈ زمین ملی ہے اس کی موجودہ قیمت 150000 روپے ہے۔ چھ چوڑی 48 گرام 27000 روپے۔ انگوٹھی ۴ گرام 2250 روپے۔ حق مہر جو میرے شوہر نے سونے کی صورت میں مجھے خرید کردیا۔ 32 گرام -/18000 میزان 197250 روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد کے عبد السلام الامۃ یو مشودہ گواہ شد ایم ٹی احمد

وصیت نمبر 15680 میں ایس ایم اے ظفر اللہ ولد ایس ایم ابو عبیدہ قوم احمدی مسلمان پیشہ کاریگری عمر 51 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن چنئی ڈاکخانہ مونٹ روڈ ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد بصورت موٹر مرمت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد وسیم احمد صدیق العبد ایس ایم اے ظفر اللہ گواہ شد ایم بشارت احمد

وصیت نمبر 15682 میں ظفر احمد ولد ڈاکٹر ناصر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر تیس سال پیدائشی احمدی، ساکن کروناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے والدین حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے ذریعہ آمد تجارت ہے سرمایہ تجارت ایک لاکھ روپیہ ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد آئی آر انصار مہدی العبد ظفر احمد گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15683 میں محمد فضل ولد ای مصطفیٰ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن کروناگپلی ضلع کروناگپلی صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ آبائی جائیداد 23 سینٹ (36.8) مرلہ زمین اور اس میں رہائشی مکان پینگاڈی ضلع کنور میں واقع ہے۔ والدین حیات ہیں ہم بچے دو بھائی ایک بہن ہیں۔ والدین کی طرف سے جو بھی جائیداد ترکہ میں جب ملے گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد ظفر احمد العبد محمد فضل گواہ شد آئی آر انصار مہدی

وصیت نمبر 15684 میں لمۃ النصیر فضل زوجہ محمد فضل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن کروناگپلی ڈاکخانہ کروناگپلی ضلع کولام صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ا۔ حق مہر -/15000 زیور طلائی پازیب ایک جوڑی، کنگن ایک عدد، ہار ایک عدد، بالیاں ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد، کل وزن 48g قیمت اندازاً -/22800 غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/8 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد فضل الامۃ لمۃ النصیر فضل گواہ شد آئی آر انصار مہدی

وصیت نمبر 15685 میں رابعہ بی بی بیوہ محی الدین کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 74 سال تاریخ بیعت 1943 ساکن کروناگپلی ضلع کروناگپلی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ فی الحال میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاوند کی وفات پر جو جائیداد انکی طرف سے وراثتاً ملی تھی اسکے بیچنے پر جو -/900000 ملے تھے جماعت احمدیہ چاواکاڈ میں مسجد بنانے کے لئے دے دئے۔ منقولہ جائیداد۔ ا۔ حق مہر -/300۔ ۲۔ زیور طلائی چوڑی تین عدد، ہار ایک عدد، بالیاں دو جوڑی، انگوٹھیاں چار عدد، کل میزان 60.500g موجودہ قیمت -/37269۔ ۳۔ خورونوش اور ملازمین کی تنخواہ کے لئے ماہوار بچوں کی طرف سے -/10000 ملتا ہے۔ (خاکسارہ کے نام بچوں کی کچھ جائیداد بطور امانت رجسٹر کی ہوئی ہے۔ اس میں خاکسارہ کی کسی طرح کی ملکیت نہیں ہے میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد آئی آر انصار مہدی الامۃ رابعہ بی بی گواہ شد بی عبد الجلیل

وصیت نمبر 15686 میں شفیقہ بیگم زوجہ ڈاکٹر ناصر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن کروناگپلی ڈاکخانہ کروناگپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/3000 غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ہار طلائی ایک عدد 32g، بالیاں طلائی ایک جوڑی 8g کل وزن 40g موجودہ قیمت -/20000 پوسٹ آفس میں جمع شدہ -/2250، نقد -/1000 میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد آئی آر انصار مہدی الامۃ شفیقہ بیگم گواہ شد ظفر احمد

وصیت نمبر 15687 میں ٹی رائیو ولد ٹی ماید قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرمنٹ عمر 70 سال تاریخ بیعت 1951 ساکن مریاکنی ڈاکخانہ تروزام کو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک ایکڑ 95 سینٹ زمین جسکی موجودہ قیمت -/500000 ہے۔ ایک مکان قیمت اندازاً -/200000 میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ہدایت اللہ خان معلم العبد ٹی رائیو گواہ شد ٹی محمد منزل

نونیت جیولرز
اللہ الیس بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
NAVNEET
JEWELLERS
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

بقیہ صفحہ (1)

کر کے اعلیٰ اخلاق کے معیار ہمارے سامنے قائم فرمائے ہیں آپ نے بتایا کہ معاشرے میں کسطرح رہنا ہے اور تہذیب و تمدن کو کس طرح اختیار کرنا ہے اور خاندان کی چھوٹی سی چھوٹی اکائی کی سطح پر رشتوں کی ذمہ داریوں کے بارے میں بتایا اور پھر یہ سمجھایا کہ ایک شہری کی حیثیت سے ہم نے کس طرح زندگی گذارنی ہے ہمسائیوں سے کس طرح حسن سلوک کرنا ہے بحیثیت ماتحت ہمارا کیسا سلوک ہونا چاہئے بحیثیت افسر کس طرح زندگی گذارنی ہے غرضیکہ معاشرے کے مختلف درجات میں ایک شخص کی جو ذمہ داریاں ہیں وہ آپ نے ہمیں سکھائیں یہاں تک کہ اجڈ اور گنوار لوگوں کو بھی با اخلاق انسان بنا کر انہیں باخدا انسان بنادیا۔ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ساتھ ایک خدا کے حضور جھکنے والا اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے والا بنایا اور اعلیٰ اخلاق کے ایسے نمونے قائم فرمائے کہ صحابہ کرام کی زندگیاں بھی مثالی زندگیاں بن گئیں۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ مضمون بڑا وسیع ہے لیکن اس موقعہ پر میں آپ کے سامنے آپؐ کے اخلاق کے چند نمونے پیش کرتا ہوں جن سے آپ کے معلم اخلاق ہونے کے عظیم الشان نمونے ظاہر ہوں گے فرمایا اس احسان کا تقاضہ یہ ہے کہ ان اخلاق کو ہم اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ آپ نہایت محبت اور پیار تحمل اور برداشت اور صبر کے ساتھ نصیحت کرتے چلے جاتے تھے اللہ تعالیٰ کا بھی آپ کو یہی حکم تھا کہ ذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی نہایت محبت و پیار سے اور شفقت سے سمجھاتے تھے آپ نے ہمارے سامنے یہ نمونہ قائم فرمایا ہے کہ اگر اصلاح معاشرہ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں تو پہلے اپنے گھر سے شروع کرو خود کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ چھ ماہ تک حضرت فاطمہؓ کے دروازے کے پاس سے گذرتے ہوئے ان کو نماز کیلئے جگا کر جاتے تھے۔ اور اس وقت آپ قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرماتے تھے

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (الاحزاب ۳۴)

یعنی اے اھل بیت یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی گندگی دور کردے اور تمہیں اچھی طرح پاک کردے چنانچہ دیکھ لیں کس قدر پیار سے اور صبر سے ایک لمبے عرصے تک آپ نماز کیلئے جگاتے رہے ہیں آپ ہتے تھے کہ آپ کی اولاد سادگی سے زندگی بسر کرے دنیا کے کپڑوں سے انہیں کوئی رغبت نہ ہو لیکن یہ بات پیدا کرنے کیلئے آپ نے کوئی سختی نہیں کی ہمیشہ یا تو آرام سے سمجھا دیا یا پھر اپنے رویہ سے ظاہر کر دیا کہ آپ کو یہ بات پسند نہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر کے دروازے پر آئے اور ایک ریشمی پردہ لٹکا ہوا دیکھا اور دیکھا کہ حضرت حسن اور حسین نے چاندی کے کڑے پہنے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر آپ وہیں سے واپس چلے گئے حضرت فاطمہؓ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے وہ پردہ پھاڑ دیا اور کڑے توڑ دئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے کسی کو بازار بھیج کر حضرت فاطمہ کیلئے ہاتھی دانت کے زیور منگوائے اور وہ حضرت فاطمہ کو بھجوائے۔ آپ بیویوں اور بچوں کو اعلیٰ اخلاق کے معیار پر دیکھنا چاہتے تھے آپ کو یہ برداشت نہ تھا کہ کسی کا دل دکھایا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ حضرت صفیہ کے چھوٹے قد کا ذکر مذاقاً کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت بری لگی۔ آپ نے فرمایا تم نے ایسا کلمہ بولا ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو یہ اس کو بھی مکدر کر دے گا۔

آپ کا بچوں کو اعلیٰ اخلاق سکھانے اور نصیحت کرنے کا انداز نہایت پیارا تھا۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں ابھی بچہ تھا اور انصار کے باغ سے ان کے کھجوروں کو پتھر مار کر کھجور گرایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کر دی گئی حضور نے مجھ سے پوچھا کہ میں کیوں پتھر مار کر کھجور گراتا ہوں پھر فرمایا پتھر نہ مارا کرو بلکہ جو گر جائے اسے کھا لیا کرو۔ اور میرے لئے دعا کی کہ اے اللہ اس کا پیٹ بھر دے۔ تاکہ یہ کسی دوسرے کی چیز پر نظر نہ رکھے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میں آنحضرت ﷺ کے گھر میں رہتا تھا کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ پلیٹ میں ادھر ادھر جاتا تھا میری یہ عادت دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا بچے بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور سامنے سے کھاؤ وہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ تمام عمر میں نے پھر اس عادت کو مضبوطی سے قائم رکھا۔

ایک اعلیٰ خلق سچ بولنا ہے اور سچ کا قیام اور جھوٹ سے نفرت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قیام کیلئے انتہائی ضروری ہے اسلئے بچوں اور بڑوں کو اور اسلام میں نئے داخل ہونے والوں کو یہی حکم دیا جاتا تھا کہ سچ بولیں حضرت عبد اللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہمارے گھر تشریف لائے میں کمسن بچہ تھا میں گھر سے باہر جانے لگا تو میری ماں نے کہا آؤ میں تمہیں کچھ دوں حضور نے میری ماں سے دریافت کیا کہ کیا کچھ دوگی عرض کیا ہاں کھجور دوں گی فرمایا اگر تم اسے کچھ نہ دیتی اور صرف بلانے کے خاطر ایسا بولتی تو تم کو جھوٹ کا گناہ ہوتا۔

آنحضرت ﷺ نے تین گناہوں کو بڑے گناہ قرار دیا ہے ایک ا کا شرک کرنا دوسرے والدین کی نافرمانی تیسرے جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

آپ ہر آدمی کی بات حوصلہ سے سنتے اور اگر کوئی غلط بات کرتا تو اسے برداشت کر جاتے حالانکہ بعض دیہاتی لوگوں کی غلطیوں پر صحابہ کو غصہ بھی آتا تھا ایک مرتبہ ایک دیہاتی آدمی نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا صحابہ اس کو برا بھلا کہنے لگے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمادیا فرمایا جہاں پیشاب کیا ہے وہاں پانی بہادو تم لوگوں کی آسانی کیلئے پیدا کئے گئے ہو نہ کہ تنگی کیلئے وہ بدوی کہتا تھا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ آپ نے مجھے اتنے پیار سے نصیحت کی کہ میں تمام زندگی آپ کے اس احسان کو بھول نہ سکوں گا۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے بدظنی سے بچنے پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح بیان فرمائیں پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہمیں حکام کی اطاعت کرنے کا حکم بھی دیا ہے کہ جس ملک میں ہم رہیں اس کے وفادار شہری بنکر رہیں لہٰذا ایک احمدی مسلمان جس ملک میں بھی رہ رہا ہے ملکی قانون کی پابندی کرتے ہوئے وہاں کا اطاعت گذار شہری بنکر رہے۔ حسن خلق کے یہی معیار ہیں جو ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے جس سے آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ پر روشنی پڑتی ہے فرمایا اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر ہیں آپ ان تمام اخلاق فاضلہ کے جامع ہیں جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ اور یقیناً تو بہت بڑے خلق پر فائز ہے۔

حضور انور نے احباب جماعت کو ان اخلاق فاضلہ کے مطابق اپنی زندگیاں گذارنے کی نصیحت فرمائی۔

بقیہ صفحہ: 2

مثلاً جسٹس عبد القدیر چوہدری نے اپنے فیصلہ میں لکھا:

"اسلامی ایکٹ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ غیر مسلموں کو شعائر اسلام کی آڑ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے سے روکنے کیلئے قانون سازی کرے" (جنگ لندن بحوالہ فرق لاہور 15/12 جنوری 1996)

لیکن یہ قانون صرف احمدیوں کے لئے ہے پاکستان کے دیگر غیر مسلموں کیلئے نہیں ہے وہ تو وہاں پر بے دھڑک اسلامی اصطلاحات کا استعمال کر رہے ہیں غیر مسلم بھی جب وہاں شادی کارڈ یا دیگر دعوت نامے شائع کرتے ہیں پیشانی پر بسم اللہ لکھتے ہیں اور السلام علیکم کا استعمال کرتے ہیں اُنہیں اس مسئلہ میں کوئی روک ٹوک نہیں ہے چنانچہ اس موقع پر ہم ننکانہ صاحب کے ایک سکھ کی شادی کارڈ کی فوٹو کاپی یہاں درج کر رہے ہیں جس میں صاف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور السلام علیکم وغیرہ الفاظ لکھے ہیں۔ اب خود ہی انصاف سے بتائیے کہ اس قانون سازی کو اور اس فیصلے کو آپ کیا کہیں گے۔

مشرف صاحب نے اب پھر ضیاء الحق کے بھوت کو شیشے سے باہر جھانکنے کی دوبارہ دعوت دی ہے جی ہاں وہی بھوت جس کا سایہ پاکستان میں گزشتہ دو دہائیوں سے سخت قسم کی بے چینی ابتری اور نحوست پھیلا چکا ہے وہ نحوست جس نے احمدیوں کے علاوہ نہ سنیوں کو چھوڑا نہ شیعوں کو نہ دیوبندیوں کو نہ بریلویوں کو جس نے غیروں کو پاکستان میں فساد پھیلانے کی دعوت دی جس نے پاکستان کو کلاشنکوف اور ڈرگ و مافیا کلچر کی دلدل میں پھنسا دیا اور جس کے نتیجہ میں آج غیر ملکی افواج بھی پاکستان میں داخل ہو چکی ہیں۔ اُمید تھی کہ مشرف صاحب گزشتہ بدنصیبی اور نحوست سے سبق سیکھ کر ہوش کے ناخن لیں گے اور پاکستانی قوم کو مزید مصیبتوں میں گھرنے سے بچائیں گے لیکن لگتا یہی ہے کہ وہ بھی منافقانہ سیاست کا شکار ہو چکے ہیں۔ آئندہ گفتگو میں ہم بادلائل ثابت کریں گے کہ اسلامی اصطلاحات پر ہرگز پاکستان کے سرکاری مسلمانوں کا حق نہیں ہے۔

(منیر احمد خادم)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی

ALFAZAL JEWELLERS Rabwah

الفضل جیولرز ربوہ

فون: 04524-211649

04524-613649

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں

برطانوی سماج کے اجتماعی کاز کیلئے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد

برطانیہ کی ۷۷ مسلم تنظیموں کے علماء کا مشترکہ بیان

برطانیہ کے مسلمانوں نے بیک آواز لندن میں ۷ جولائی کو ہونے والے بم دھماکوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب اس غم واندوہ کے موقع پر اس ملک کے عوام کے ساتھ ہیں اور اس سانحے میں ہلاک ہونے والوں کے کنبوں اور زخمیوں کیلئے دعا کرتے ہیں اس سلسلے میں ۷۷ تنظیموں اور اداروں کی طرف سے لندن سے شائع ہونے والے انگریزی روزنامہ ''دی سن'' کے پورے صفحے پر ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں مسلم تنظیموں اور ان کے علماء نے کہا ہے کہ اسلام بے قصور لوگوں کا قتل اور انہیں ہلاک کرنا ممنوع قرار دیتا ہے۔ ہم ہر اس شخص کو مسترد کرتے ہیں جو اس طرح کی بہیمانہ کارروائیوں کو اسلامی تعلیمات سے جوڑنے کی کوشش کرتا ہے ہم اپنے عقیدے کو چند انتہاپسندوں کے ہاتھوں اغوا کی اجازت نہیں دیں گے اور برطانوی مسلمانوں کو چند افراد کی کارروائیوں کا ذمہ دار نہیں قرار دیا جانا چاہئے۔

مذکورہ اشتہار میں مزید کہا گیا ہے کہ ہم برطانیہ میں ہر قسم کی انتہاپسندی کے سدباب کیلئے وسیع تر سماج کے ساتھ کام کرنے کیلئے تیار ہیں اور ہم اپنے میڈیا اور سیاسی لیڈروں سے اپنے کھلے ہوئے سماج کی اعلیٰ قدروں کو برقرار رکھنے کی اپیل کرتے ہیں۔ ہمارا سماج تعصب اور تنگ نظری سے پاک ہونا چاہئے نیز ضبط وتحمل کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کا احترام بھی کرنا چاہئے۔

قیام امن کی اپیل : مذکورہ اشتہار میں جو مسلم تنظیموں کی طرف سے مشترکہ بیان اور اپیل کے طور پر شائع ہوا ہے برطانوی سماج کے اجتماعی کاز کیلئے اپنے آپ کو وقف کرنے اور جانفشانی سے کام کرنے کے عہد کے ساتھ بین الاقوامی برادری سے پوری دنیا میں تصادم کے علاقوں میں منصفانہ اور پائیدار امن کیلئے کام کرنے کی اپیل کی گئی ہے نیز کہا گیا ہے کہ اس سے ان شکایتوں کے ازالے میں مدد ملے گی جن سے انتہاپسندانہ ذہن کی آبیاری ہوتی ہے اور جو تشدد کی موجب بنتی ہیں۔ اشتہار میں برطانوی سماج کے اتحاد کو برقرار رکھنے پر زور دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ہمیں دوست ہمسایہ اور ایک دوسرے کے ساتھی کی طرح رہنا چاہئے اور برطانیہ کو ایک قوم کی حیثیت سے فروغ دینے کیلئے مل جل کر جدوجہد کرنی چاہئے۔

دہشت گردی کے خلاف متحد ہونے کی اپیل : دریں اثنا اردن سے شائع ہونے والے انگریزی روزنامہ ''جارڈن ٹائمز'' اور لبنان کے ممتاز شیعہ عالم دین شیخ محمد حسین فضل اللہ نے مصر میں کئے گئے بم دھماکوں کی مذمت کرتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں سے دہشت گردی کے خلاف متحد ہونے کی اپیل کی ہے۔ (بحوالہ روزنامہ 'انقلاب' ممبئی 20-7-05)

اسلام کو بدنام کرنے کی بین الاقوامی مہم

''مسئلہ انتہاپسندی نہیں بلکہ اسلام ہے اور ہم دہشت پسند تنظیم یعنی اسلام سے حالت جنگ میں ہیں''

امریکی ریڈیو مذاکرے میں مائیکل گراہم کا بیان

واشنگٹن میں ایک ریڈیو مذاکرے کے دوران اسلام کو دہشت گردوں کی تنظیم قرار دینا اس امن وآشتی کے علمبردار مذہب کو بدنام کرنے کی بین الاقوامی مہم کا ایک حصہ ہے جس پر مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مقامی ریڈیو پر اس مذاکرے کا اہتمام مائیکل گراہم نے کیا تھا۔ گراہم نے اس خطرناک اور شرپسندانہ الزام کے ساتھ یہ بھی کہا کہ اسلام امریکہ سے جنگ آزما ہے۔ کونسل برائے امریکی اسلامی کونسل نے اس الزام پر شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے گراہم کے خلاف تادیبی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ریڈیو اسٹیشن کے ایک افسر رینڈل بلوم کوئسٹ نے اس الزام کو پروگرام کے پس منظر میں درست قرار دے دیا ہے نیز یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس پر گراہم کی سرزنش کا کوئی امکان نہیں ہے۔ والٹ ڈزنی کمپنی یہ ریڈیو اسٹیشن چلاتی ہے۔

کوئسٹ کے بیان سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس پروگرام کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکا کر مغرب میں اس مذہب کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو روکنا ہے۔ امریکی کانگریس کے رکن نام ٹن کریڈو کی طرف سے اسلام کے مقدس مقامات پر بمباری کے مطالبے کو بھی اسی پس منظر میں دیکھنا چاہئے۔ مسلمانوں نے کانگریس سے ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے لیکن جس انداز سے گراہم کے خلاف کارروائی کے مطالبے کو مسترد کر دیا گیا ہے اسی طرح اس مانگ کو بھی پائے حقارت سے ٹھکرا دیئے جانے کا امکان ہے۔

اگر مذہب اسلام کی تعلیمات میں کوئی کمی یا خرابی ہوتی تو مغربی ملکوں میں اسے شرف قبولیت حاصل نہ ہوتا۔ امریکہ، فرانس، برطانیہ ہی نہیں بلجئم میں بھی لوگ جوق در جوق اسلام کو قبول کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں بلجیم میں تقریباً 400 افراد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔

مذکورہ مذاکرے میں دہشت گردی کے تازہ واقعات پر مسلمانوں کے ردعمل اور اقدام کو ناکافی قرار دیتے ہوئے گراہم نے کہا کہ مسلمانوں کی اس عام غلطی کی وجہ یہ ہے کہ مذہبی لیڈروں اور ان کے پیروکاروں نے اپنے یہاں کے انتہاپسند عناصر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کیلئے ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گراہم نے کہا ہے ''مسئلہ انتہاپسندی نہیں بلکہ اسلام ہے اور ہم دہشت پسند تنظیم یعنی اسلام سے حالت جنگ میں ہیں'' گراہم نے جو کچھ کہا ہے صدر امریکہ بش کھل کر ایسی بات تو نہیں کہتے لیکن وہ اور ان کے دوست عملاً جو کچھ کرتے پھر رہے ہیں اس میں اسی خیال اور نظریے کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔ اگر یہ لوگ اس تسلیم شدہ اصول کو بھی نہیں سمجھ سکتے کہ نفرت سے نفرت پیدا ہوتی ہے تشدد سے تشدد پسندی پیدا ہوتی ہے۔ اور جنگبازی سے جنگجو پیدا ہوتے ہیں تو ان کی عقل پر سوائے ماتم کے اور کیا کیا جا سکتا ہے!

ہونا تو یہ چاہئے کہ جو غلطی کرے اسے اس کی سزا دی جائے لیکن ہو یہ رہا ہے اس کے بالکل برعکس۔ غلطی بش اور ان کے دوستوں نے کی۔ سزا بھگت رہے ہیں اتحادی فوجی اور عراقی عوام۔ قرین قیاس یہی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ میں کچھ ناعاقبت اندیش افراد نے خودکش بم دھماکے کئے لیکن اس کے اسباب سے قطع نظر تمام مسلمانوں اور اسلام کو بدنام کرنے کی شرپسندانہ مہم چھیڑ دی گئی ہے چند لوگوں کی کارروائی کی بنیاد پر اسلام کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنے کا جواز نہیں برطانیہ کی ۷۷ مسلم تنظیموں اور اداروں نے بم دھماکوں کی مذمت کی لیکن اسے ناکافی سمجھا جا رہا ہے اور اس بہانے کہا جا رہا ہے کہ اصل مسئلہ اسلام ہے۔ یعنی خطرہ اسلام سے ہے حقیقت یہ ہے کہ ''بدلتی ہے جب ظالم کی نیت نہیں کام آتی دلیل اور حجت''

مہاراشٹر میں پانچ لاکھ ہیکٹر رقبے پر لگی فصل تباہ

عربوں روپے کے املاک واسباب کا نقصان

حالیہ شدید بارش اور سیلاب سے پورے مہاراشٹر میں ۵ لاکھ ہیکٹر اراضی پر لگائی ہوئی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ صرف ضلع کولہاپور میں ۸۶ ہزار ہیکٹر رقبے پر بوئی ہوئی فصلیں طوفانی بارش کی نذ ہو گئیں۔ ان فصلوں میں گنا شامل ہے جو اس ریاست کی ایک اہم فصل ہے اس ضلع میں فصلوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ مہاراشٹر کے وزیر زراعت بالا صاحب تھورات نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ بارش کا ریاست میں ۵ لاکھ ہیکٹر اراضی پر لگی فصلوں پر اثر پڑا۔ ان میں ضلع کولہاپور میں ۸۶ ہیکٹر رقبے پر لگائی ہوئی فصلیں تباہ ہوئیں جس میں ۳۶ ہزار ۶ سو ہیکٹر پر گنے کی فصلیں تھیں۔

ضلع پالک منتری ہرش وردھن پاٹل نے جو اس کانفرنس میں موجود تھے بتایا کہ ۱۳۵ گاؤں سیلاب میں گھر گئے ہیں ۱۴۱ گاؤں کو جوڑنے والی سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے اور ۷۱ گاؤں میں بجلی سپلائی بحال نہیں ہو سکی ہے۔ یہاں مجموعی طور پر ۱۹۸۲۸ کنبے بارش سے متاثر ہوئے ہیں اور ایک لاکھ افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ضلع کولہاپور میں بارش اور سیلاب سے متعلق واقعات میں اب تک ۱۲۰ اموات کی اطلاعات ملی ہیں اور متعدد لاپتہ ہیں۔

انتظامیہ کے اندازے کے مطابق ضلع تھانے میں سیلاب سے تقریباً ایک ہزار کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے سیلاب کے بعد دوسری جائزہ میٹنگ کے بعد ضلع پالک منتری گنیش نائک نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ ۵۰۰ کروڑ کی سرکاری املاک اور ۲۶۰ کروڑ کے انفراسٹرکچر کا نقصان ہوا ضلع میں ۶۰ ہزار پاور لوموں کو نقصان پہنچا جس سے تقریباً 50 کروڑ روپے کا نقصان پہنچا۔ نائک کے مطابق پوری ریاست میں سب سے زیادہ اسی ضلع کو نقصان پہنچا۔ کئی ہزار ایکڑ میں لگائی ہوئی فصلیں بہہ گئیں اور وسیع رقبہ اراضی آبپاشی کے قابل نہیں رہا۔

وزیر اعلیٰ ولاس راؤ دیشمکھ نے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کہا تھا کہ اس خطے میں ۷۵۰ کروڑ روپے کے نقصان کا اندیشہ ہے۔ مزید بتایا کہ ۱۴۵۰ مکانات زمین بوس ہوئے ہیں۔ ۶۰ ہزار ۷۸۰ مکانوں کو جزوی نقصان پہنچا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ۲۲ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ علاوہ ازیں ضلع میں بجلی کی تنصیبات کو ۳۰ کروڑ روپے کا نقصان پہنچا۔

شدید بارش کے قہر سے ممبئی واسیوں کو جس طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا تھا اس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے بارش تھمنے کے بعد وبائی امراض میں لوگ گھر گئے ہیں۔ اسی کے پیش نظر بی ایم سی نے شہریوں کو کچھ مشورے بھی دیئے تھے وہ خطرہ اب شہریوں کے سر مصیبت بن کر منڈلا رہا ہے اور کئی لوگ ڈینگو کی لپیٹ میں آ بھی چکے ہیں یہی نہیں یہاں بیشتر گھروں میں بخار اور کھانسی زکام کی شکایت سے لوگوں کا برا حال ہے۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol - 54 Tuesday 23 AUG 2005 Issue No 34

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

آج جس طرح کی خبریں پاکستان کے متعلق آرہی ہیں انہیں پڑھ کر ہر مہذب شخص یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ

یہ ملک انسانوں کا ھے یا بھوت پریتوں کا؟

ملک کا کونہ کونہ تڑپ رھا ھے لیکن کوئی پُرسانِ حال نھیں

یہ عجیب اتفاق ہے کہ پاکستان، جو کہ اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا ہے آج تک یعنی نصف صدی گزر جانے کے بعد بھی اسلام کی روح سے اس کی سرزمین سرسبز و شاداب نہیں ہو سکی۔ سیاسی طور پر اس کی کشتی مسلسل جمہوریت اور آمریت کے سمندروں میں ہچکولے کھاتی رہی ہے جس کی وجہ سے وہاں حکمران طبقے محض اپنی حکمرانی کی حد تک ہی سوچ سکے اور پاکستان کی اصل روح وہاں داخل ہی نہیں ہو سکی۔

ملک کا کونہ کونہ تڑپ رہا ہے لیکن کوئی پُرسانِ حال نہیں۔ اطلاعات اور خبروں کے مطابق ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہم دَورِ جہالت میں ہوں۔ ایک طرف جنرل پرویز مشرف روشن خیالی اور اعتدال پسندی کی تحریک چلا رہے ہیں اور دوسری طرف نام نہاد اسلام پسندوں کا ٹولہ قدامت پسندی اور انتہا پسندی کے ساتھ ساتھ جہادی کیمپوں کا جال بچھا کر اپنا دائرہ وسیع تر کرنے پر مُصر ہے ظاہر ہے کہ ایسے حالات جس ملک میں بھی ہوں گے وہاں طرح طرح کی کرپشن، مار کاٹ اور لوٹ مار کے واقعات فزوں تر ہوں گے۔ ایسے حالات میں کوئی بھی زرخیز زمین بنجر ہو کر جھاڑ جھنکاڑ ہی پیدا کرے گی اور ایک وقت ایسا آئے گا جب یہی زمین اتنی سنگلاخ ثابت ہوگی کہ پھر لاکھ کوشش کے باوجود اس کا زرخیز ہونا مشکل ہو جائے گا۔

آج جس طرح کی خبریں پاکستان کے متعلق آرہی ہیں انہیں پڑھ کر ہر مہذب شخص یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ ملک انسانوں کا ہے یا بھوت پریتوں کا؟ یہاں طرح طرح کے ایسے رواج اور قبائلی قوانین ہیں جنہیں سن کر کبھی ہنسی آتی ہے تو کبھی دل تھام کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ حیرت ہے کہ غیرت کے نام پر وہاں قتل و دیگر ناروا رسموں کی روک تھام کے لئے قانون بھی ہے۔ اس قانون کی رُو سے غیرت کے نام پر قتل (کاروکاری) کا ارتکاب کرنے والے کو 25 سال قید یا سزائے موت دی جاسکے گی۔ کسی خاتون کو صلح کے بدلے متاثرہ خاندان کے حوالے نہیں کیا جاسکے گا جو اس کے خلاف کرے گا اسے قید بامشقت دی جائے گی جس کی مدت 10 سال تک ہو سکتی ہے۔ ایسی خواتین جن پر ناجائز تعلقات کا الزام ہو ان کی تفتیش ایس پی سطح کا افسر کرے گا اور عدالت کی اجازت کے بغیر ایسی عورتوں کو گرفتار نہیں کیا جاسکے گا۔ صوبائی حکومتیں دی گئی سزاؤں کو معاف یا معطل کرنے کی مجاز نہیں ہوں گی۔

سچ تو یہ ہے کہ سخت قانون کے باوجود عورتوں پر جس طرح کے مظالم کا سلسلہ جاری ہے اس سے دل لرز اٹھتا ہے اور قانون اور اس کے رکھوالے منہ تکتے رہ جاتے ہیں بیشتر حالات میں پاکستا کے قبائلیوں میں خود ان کا قانون چلتا ہے۔ پنچایتوں میں ایسے فتوے اور احکامات جاری ہوتے ہیں جن سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آج بھی عورت جنگلی دَور سے گزر رہی ہے مزید یہ کہ نیم خواندہ ملاؤں نے جادو ٹونے جھاڑ پھونک کے ذریعے خاندان کے خاندان اپنی گرفت میں لے کر اپنے گھروں کو تو دیسی گھی کے چراغوں سے روشن کر رکھا ہے اور غریب عوام کو دن بہ دن گمراہیوں کے تاریک غار میں دھکیلتے جا رہے ہیں۔

خبروں کے مطابق پاکستان کے خواندہ علاقوں میں بھی نیم مُلاؤں کے فتوے زیادہ موثر ثابت ہو رہے ہیں۔ ناخواندہ علاقوں میں بڑی قبیح رسمیں مروج ہیں کہیں قرآن کی روشنی میں شادی کی رسمیں چل رہی ہیں تو کہیں کاروکاری، ونی اور سوارا جیسی شرمناک رسموں کے تعلق سے پاکستا کے مشہور صحافی سید امتیاز کاظمی کے مضمون کا اقتباس پیش کیا جارہا ہے جو قارئین کی معلومات میں یقیناً اضافہ کا باعث ہوگا۔ ''کاروکاری دو الفاظ کا مرکب ہے۔ کارو سے مراد سیاہ مرد اور کاری سیاہ عورت کے لئے مستعمل ہے۔ ایسی عورت جس پر ناجائز تعلقات کا الزام ہو جرگہ یہ ثابت کرتے ہوئے کہ یہ افراد جرگے کی بدنامی کا باعث بنے ہیں ان کو مَوت کی سزا سنا دیتا ہے اور اسے غیرت کے نام پر قتل کا نام دیا جاتا ہے۔ قتل کے مستحق افراد کو واقعہ سے متعلق بولنے کی اجازت نہیں ہوتی عورت کو قتل کرنے کے لئے اس کے حقیقی وارث کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ گزشتہ برسوں کاروکاری کے نتیجے میں 6112/ہلاکتوں میں 1631/ایسی خواتین ہیں جو باپ بھائی بیٹے اور خاوند کے ہاتھوں قتل ہوئیں۔ 247/عورتوں کو ان کے خاوند نے 112/کو بھائیوں نے 54 کو والد نے 25/کو حقیقی بیٹوں نے اور 2/کو ان کے چچا نے قتل کیا۔ یہ تجزیہ 2 سال پرانا ہے اب جبکہ گزشتہ برسوں سے کہیں زیادہ اس طرح کی خبریں آرہی ہیں تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مہلوکین کی تعداد اب کیا ہوگئی ہوگی''

''سندھ میں اس رسم کے لئے کاروکاری بلوچستان میں سیاہ کاری، پنجاب میں کالی کاری اور سرحد میں توڑا توڑ کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں اسی طرح 'ونی' پشتو لفظ 'ونے' سے ماخوذ ہے جس کے معنی خون کے ہیں اس رسم میں کسی لڑکی کو خون بہا کے طور پر مقتول کے لواحقین کے حوالے کیا جاتا ہے سوارا اور ونی دونوں رسومات میں کافی حد تک مشابہت ہے۔ سوارا میں قاتل کی بہن یا بیٹی کو مقتول کے لواحقین کے حوالے کیا جاتا ہے۔ خوں بہا کے طور پر دی جانے والی لڑکیوں میں ایک لڑکی عام طور پر سات سال کی اور دو سات سال سے کم عمر کی ہوتی ہیں جن کا نکاح مقتول کے عمر رسیدہ و معذور افراد سے کیا جاتا ہے۔ کاروکاری ونی، سوارا، اجتماعی زیادتی اور عورت کی حرمت و تقدس کی پامالی کے سیاہ واقعات سے تو پاکستان کی تاریخ بھری پڑی ہے اور ان میں ایسے واقعات بھی شامل ہیں جن کو سُن کر لرزہ طاری ہو جانا حیرت انگیز نہیں۔ سینٹ میں پیش کی جانے والی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ چھ برسوں میں کاروکاری کے نتیجے میں 4000/افراد ہلاک ہوئے ہیں جن میں 800/عورتیں شامل ہیں۔ 1998 سے دسمبر 2003 تک جو کیس رجسٹرڈ ہوئے ان کے مطابق پنجاب میں 1578/سندھ میں 751/سرحد میں 260/اور بلوچستان میں 185 خواتین کو غیرت کے نام پر قتل کیا گیا۔''

پاکستان صرف ان قبیح، فرسودہ اور شرمناک واقعات سے ہی نہیں بلکہ ایسے بہت سے مذموم فکر خیالات میں بھی جکڑا ہوا ہے جو اسلام اور اس کے ماننے والوں کے نام پر کلنک ہیں۔ علاقائی، قبائلی، لسانی اور مسلکی خوں آشام جھگڑوں نے کسی بھی فرقے یا مسلک یا شخصیت، اداروں اور عبادت گاہوں کو جب چاہا نشانہ بنایا اسی طرح ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ دولت مند ہے اور جسے سیاسی پشت پناہی حاصل ہے جسے جہادی تحریک کہا جاتا ہے یہ تحریک جوان ہو چکی ہے اور عالمی شہرت حاصل کرتی جا رہی ہے ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں سالانہ 70 سے 90 عرب تک کی رقم خیرات کی جاتی ہے لیکن اس خطیر رقم کا بڑا حصہ جہادی تنظیموں پر خرچ ہوتا ہے۔

جنرل پرویز مشرف لاکھ روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا نعرہ بلند کریں ان کی دوعملیوں کا خود ان کے وزیر اطلاعات شیخ رشید جیسے لوگ بھانڈہ پھوڑ دیتے ہیں۔ جنگجوؤں کے قول و عمل سے اسلام اور اہلِ اسلام کے بارے میں جو تصور ابھر رہا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ کبھی اسلام مسلمانوں کی مدافعت کرتا تھا اور اب مسلمانوں کو اسلام کی مدافعت کرنی پڑ رہی ہے اور یہ سب کچھ 'مجاہدین' کے غیر اسلامی افعال کا نتیجہ ہے مذہبی پیشہ وری کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں لیکن بدقسمتی سے آج مسلم معاشرہ میں اس نے جڑ پکڑ لی ہے اور بہت ہی نفع بخش انڈسٹری بن گئی ہے کوئی شخص عالم دین کے روپ میں کسی اجتماع سے خطاب کے دوران اعلان کرتا ہے فلاں ملک کے فلاں شخص کو ہلاک کر کے آؤ اور جنت کی چابی مجھ سے لو۔

سوال یہ ہے کہ یہ کون سا اسلام ہے جہاں اتنی فراخدلی سے جنت کی چابیاں تقسیم کی جاتی ہیں ظاہر ہے کہ ایسا اسلام پاکستان میں ہی پایا جاسکتا ہے۔ پاکستانی حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ نصوصِ اسلام پر توجہ دیں۔ سماجی بُرائیوں کو جڑ سے ختم کرنے کی کوشش کریں تاکہ روزمرہ کی 'گینگ ریپنگ' اور 'مولوی گینگ وار' سے نجات مل سکے یہی دو ایسے گینگ ہیں جو نہ صرف پاکستان بلکہ پورے خطے کا امن برباد کر رہے ہیں اگر ان پر جنرل پرویز مشرف نے کنٹرول کر لیا تو ہندوستان و پاکستان کے درمیان چل رہی امن بات چیت بھی کامیابی سے ہمکنار ہوگی اور دیرینہ مسائل بھی خوش اسلوبی سے حل ہو جائیں گے اور پھر کبھی مسلم عورت غیرت کے نام پر بھینٹ نہیں چڑھے گی اور ''مسائلستان'' سے نکل کر پاکستان سچ مچ ''پاک استھان'' بن جائیگا۔ ۞

مضمون نگار نور جہاں ثروت
(بحوالہ روزنامہ ''انقلاب'' ممبئی 18 جولائی 2005)

اخبار بدر
خود بھی پڑھئے اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیجئے یہ بھی تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ہے (مینجر بدر)